REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قادیان

شمارہ ۱۹-۲۰

شرح چندہ

سالانہ ۴۵ روپے

ششماہی ۲۳ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012 (

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت ڈاک سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور دن رات مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

● — محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے بارے ملنے والی اطلاع کے مطابق صحت اب پہلے سے بہتر ہے۔ احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا کرے۔

● — محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کی طبیعت کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت عطا کرے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

● — رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں پروگرام کے مطابق — (باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

۱۴ رمضان ۱۴۰۷ھ — ۱۴ ہجرت ۱۳۶۶ ہش — ۱۴ مئی ۱۹۸۷ء

افسوس! حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا ربوہ میں رحلت فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

قادیان ۔ ۷ مئی ۱۹۸۷ء ۔ بھاری دل اور حزین جذبات کے ساتھ احبابِ جماعت تک یہ افسوسناک خبر پہنچائی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر صلبی اولاد میں سے آخری نشانی، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی پھوپھی جان حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مورخہ ۸ رمضان المبارک مطابق ۶ مئی ۱۹۸۷ء کو ربوہ میں وفات پاگئیں اور اپنے مولائے حقیقی سے جاملی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ نوّر اللہ مرقدہا و اعلی اللہ درجاتہا فی جنّت النّعیم۔

قادیان میں یہ خبر آج صبح محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور کے فون سے موصول ہوئی۔ اور ساتھ ہی اطلاع ملی کہ نمازِ جنازہ ۷ مئی کی شام کو ادا کی جائے گی۔ اس اندوہناک سانحہ کی اطلاع کی اطلاع ملنے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے منارۃ المسیح کے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ اعلان کروادیا۔ درویشانِ کرام و احبابِ جماعت قادیان غمگین جذبات اور بوجھل قدموں سے دارالمسیح کے احاطے میں تشریف لاکر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے تعزیت کرتے رہے۔

معاً بعد ۹ بجے صبح محترم ملک صلاح الدین صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم صاحبزادہ صاحب امیر مقامی اور دیگر ذمہ دار احباب نے مشورہ کرکے ہندوستان کی جماعتوں کو فوری طور پر ٹیلیگرام کے ذریعہ نیز بعض چیدہ چیدہ بڑی جماعتوں کو امرتسر جاکر فون کے ذریعہ اس افسوسناک اطلاع کے پہنچانے کا انتظام کیا۔ اور اسی روز شام کو نمازِ جنازہ غائب ادا کرنے کی ہدایت بھی بھجوادی گئی۔

مقامی طور پر قادیان میں اسی روز یعنی ۷ مئی کو مسجد اقصیٰ میں بعد نمازِ عصر جملہ ساکنین قادیان مرد و خواتین کی معیت میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے سیدہ ممدوحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ اور نمازِ جنازہ کے معاً بعد اس المناک سانحۂ ارتحال پر تعزیتی قرارداد جو احبابِ جماعت قادیان کی طرف سے تیار کی گئی تھی محترم امیر صاحب موصوف نے پڑھ کر سنائی جس کو تمام حاضرین نے بالاتفاق منظور کیا۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا وجود خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھا۔ کیونکہ آپؓ کی ولادت سے پہلے ہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بیٹی کی ولادت کی بشارت "دُختِ کرام" کے مبارک الفاظ میں دے دی تھی۔ چنانچہ سیدہ ممدوحہ کی ولادت کے بعد جو ۲۵ جون ۱۹۰۴ء کو ہوئی، حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۱۸ پر اس الہام کے پورا ہونے کا ذکر چالیسویں نشان میں فرمادیا تھا۔

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو "جری اللہ فی حُلل الانبیاء" کا خطاب عطا فرمایا (تذکرہ ص ۷۹) یعنی خدا کا پہلوان تمام نبیوں کے حُلوں میں۔ اسی طرح آپؑ کے ایک صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت "قمر الانبیاء" (تذکرہ ص ۲۱۱) کے الفاظ استعمال فرمائے یعنی نبیوں کا چاند۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کی اس دخترِ نیک اختر کو اللہ تعالیٰ نے "دُختِ کرام" (تذکرہ ص ۴۷۵) کے بابرکت خطاب سے نوازا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تمام انبیاء کی صفات و کمالات کا مظہر بنایا، وہاں آپؑ کی اولاد کو بھی اس خیرِ کثیر سے حصہ عطا فرمایا تھا۔ وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی بھی خدائی منشاء کے مطابق ہوئی۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا میں آپؓ کے رشتے کی بابت نشاندہی فرمادی تھی۔ چنانچہ اسی نشاندہی کے مطابق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ۲۲ فروری ۱۹۱۷ء کو حضرت سیدہ ممدوحہ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ آف مالیر کوٹلہ کے ساتھ عمل میں آئی۔

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اس بابرکت رشتے پر آخر دم تک فخر کرتے رہے۔ اور اپنے آپ کو بہت خوش قسمت خیال فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا تھا کہ:—

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ ہجرت ۱۳۶۶ ہش

عالمگیر جماعت احمدیہ کا

سو سالہ جشن!

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے باذنِ الٰہی ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو پہلی بیعت لی تھی۔ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو جماعت کے قیام پر ایک صدی پوری ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے معمور اس صدی کے اختتام اور اگلی صدی کے شروع ہونے پر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خواہش کے مطابق ایک عظیم جشن منانے کے لئے سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کے نام سے ایک عظیم الشان منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ ان چودہ سالوں میں مختلف مراحل سے گزرتا ہوا اب سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخ ساز عہد میں نہایت تیزی کے ساتھ اپنے ٹارگٹ کی حدود میں داخل ہو رہا ہے ــــــ جس طرح مسابقت میں سبقت لے جانے کی کوشش کرنے والا منزل کے قریب پہنچ کر اپنی تمام تر طاقت کو صرف کر دیتا ہے اسی طرح ہمارے پیارے امام ہمام، اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے جماعت کو اس کی تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ مجتمع کر کے جشنِ صد سالہ کی طرف مسلسل حرکت دیتے چلے جا رہے ہیں۔ بارک اللہ فی سعیہٖ و ایدہٗ بروح القدس۔

جشن سے عام طور پر مفہوم یہی لیا جاتا ہے کہ جشن منانے والے زرق و برق لباس۔ اچھے کھانوں۔ باجے گاجے۔ راگ و رنگ اور رقص و سرود کی محفلوں کا اہتمام تو کریں گے ہی اور ایک ہنگامۂ ہاؤ ہو برپا ہو جائے گا۔ اور اگر بہت احتیاط اور سنجیدگی سے کام لیا گیا تو کم از کم ساز و آواز اور قوالیوں کے پروگرام کے بغیر تو جشن کا لفظ کسی تقریب کے لئے استعمال کرنا بے معنی سی بات معلوم ہوتی ہے ــــ!

لیکن آئیے! ہم آپ کو جماعتِ احمدیہ کے جشنِ صد سالہ کے کچھ خد و خال دکھائیں ــــ جماعتِ احمدیہ کے جشنِ صد سالہ کی تمام تر تقاریب کا نقشہ ان دو لفظوں میں مضمر ہے۔ ایک حمد اور دوسرا عزم۔ یعنی ایک تو ۱۹۸۹ء میں جماعتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور برکتوں اور رحمتوں اور نصرتوں کے نتیجے میں جو جماعتی زندگی کے ایک سو سال میں شاملِ حال رہیں، خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ترانے گائے گی۔ اس سے مراد صرف یہ نہیں کہ شعراء کرام کچھ منظوم کلام تیار کریں گے اور وہ جگہ بہ جگہ سنایا جائے گا۔ بلکہ حمد کے اس منصوبے میں ایسے امور شامل ہیں مثلاً یہ کہ :ــ

● ــ ساری دنیا کے بڑے ممالک میں دینی مراکز کے قیام اور مساجد کی تعمیر پر غیر معمولی توجہ دی جا رہی ہے۔

● ــ دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور سو زبانوں میں منتخب آیاتِ قرآن کے تراجم شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

● ــ اسلام کی بنیادی تعلیمات اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی کم و بیش ایک سو معروف زبانوں میں دنیا میں پھیلائے جانے کا پروگرام۔

● ــ اعلیٰ درجے کے مضبوط اور جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ پرنٹنگ پریس کا قیام وغیرہ وغیرہ۔

بفضلہ تعالیٰ ان تمام ضمنوں میں جماعت کو حیرت انگیز کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ اور دوسری طرف اس عہد کا عزم کیا جائے گا کہ اگلی صدی جو انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس میں پہلے سے بڑھ کر ہر نوع کی قربانی پیش کریں گے۔ اور اس کے لئے بھی اصلاحِ نفس و اصلاح و ارشاد کے کئی پہلوؤں پر کام ہو رہا ہے۔

حمد اور عزم پر مشتمل اس عظیم جشن کی تیاری کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲½ کروڑ روپے کی مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہوئے جماعت سے توقع رکھی تھی کہ پانچ کروڑ تک جماعت ضرور پیش کر دے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کی فدائی اس جماعت کے افراد نے ۱۲½ کروڑ روپے کے وعدے پیش کئے۔ جن کی بتدریج وصولی کے ساتھ جشن کے تمام منصوبوں پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

اب جبکہ اس عظیم الشان جشن کے لئے صرف ڈیڑھ سال کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو اس جشن کی تکمیل کے سلسلے میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف نہایت فکرمندی کے ساتھ توجہ دلا رہے ہیں۔ تاکہ کسی جہت سے بھی کمزوری کا کوئی پہلو باقی نہ رہنے پائے۔ اور یہ جشن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اس کی تائید و نصرت کے ساتھ نہایت عظیم الشان طریق پر منایا جا سکے۔

ذیل میں احبابِ جماعت کی خاص توجہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض اہم ارشادات کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

احبابِ جماعت اپنے کوائف بھجوائیں

● ــ ۶ر فروری ۱۹۸۷ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے بیان فرمایا :ــ

"سو سالہ جشن کی تیاری کے لئے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنی زیادہ محنت اور توجہ اور انہماک کی ضرورت ہے۔ اور جو تیاریاں مخفی چل رہی ہیں وہ تو بہت لمبے عرصے سے جاری ہیں۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ بہ منظرِ عام پر ابھرنے والی تیاریاں بھی شروع ہو جائیں۔ اور اس میں ساری جماعت کو حصہ لینا ہوگا۔"

"اب ضرورت یہ ہے کہ احبابِ جماعت اپنی اپنی صلاحیتیں اور اپنی قابلیتیں اپنے اپنے امراء کی وساطت سے ان کمیٹیوں کو پیش کریں۔ کیونکہ ہر علم کے، ہر شعبۂ زندگی کے ماہرین کی شدید ضرورت ہے۔ مردوں کی بھی ضرورت ہے۔ خواتین کی بھی، بوڑھوں کی، بچوں تک کی بھی ضرورت ہے کہ وہ اپنے اپنے رنگ میں اپنے اپنے دائرۂ کار میں اس صد سالہ جشن کو کامیاب بنانے کے لئے کیا محنت کریں گے کیا خدمات سر انجام دیں گے، اس کی وہ وضاحت کریں گے تو کمیٹیوں کی بھی راہنمائی ہوگی۔"

"ایک تو مرکزی منصوبہ ہے جو ساری دنیا کی راہنمائی کے لئے مکمل ہو چکا ہے...... لیکن ہر ملک کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اپنا مقامی منصوبہ بھی بنانا چاہیئے اور اس کے لئے یہ انتظار نہیں کرنا چاہیئے کہ مرکز کی طرف سے کب ہدایات آتی ہیں ہمیں۔ کب ان کی طرف سے بنا بنایا منصوبہ ملتا ہے کیونکہ ہر ملک کی اپنی ضروریات ہیں، ہر ملک کے اپنے مسائل ہیں۔ ہر ملک کی جماعت کی قوت مختلف ہے۔ ہر ملک میں جماعت کے تعلقات حکومت والوں سے مختلف ہیں۔ مخالفتوں کا مقام بھی مختلف ہے درجہ بدرجہ، کہیں زیادہ مخالفت ہے کہیں کم۔ ملک میں انسانی آزادی کا معیار مختلف ہے۔ غرضیکہ اتنے اختلاف کی باتیں موجود ہیں کہ ایک مرکزی منصوبہ ہر ملک میں سو فیصدی چسپاں ہو ہی نہیں سکتا...... اس لئے اب تمام ملک اپنے اپنے ہاں فوری طور پر اپنی طاقتوں اور ملکی حالات کا جو میں نے بیان کیا ہے، ان کا اندازہ لگا کر یہ سوچنا شروع کر دیں کہ وہ کس طرح جشن منائیں گے۔ اور اس کے خد و خال کو معین کر کے امیر کی وساطت سے اپنی علاقائی کمیٹی کو بھجوائیں اور علاقائی کمیٹیاں اس کو نظرِ ثانی کرنے کے بعد پھر وہ مرکزی کمیٹیوں کو بھجوائیں۔"

"اس میں مختلف طاقتوں اور مختلف صلاحیتوں کی ضرورت ہے۔ اور دوستوں کو اپنے کوائف مکمل طور پر جو شوق رکھتے ہیں کہ ان کو بھرپور حصہ لینے کا موقعہ ملے،

(باقی دیکھئے صفحہ ۱ پر)

خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

ربوہ سے یہ خوشکن اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بتاریخ ۲۵ر اپریل ۱۹۸۷ء محترم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ چونکہ یہ ولادت بڑے اپریشن سے ہوئی ہے اس لئے صاحبزادی موصوفہ کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے احبابِ کرام کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

نومولودہ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ و وکیل التصنیف ربوہ کی پوتی اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی ہے۔ جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کی نواسی اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ و سیدہ حضرت اُمّ متین صاحبہ مدظلہا العالی کی پڑنواسی ہے۔ سب سے پہلے یہ اطلاع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارکباد کے ٹیلیگرام سے قادیان پہنچی۔

ادارہ بدر اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا العالی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ و محترمہ بیگم صاحبہ۔ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر و محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ اور محترم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب و صاحبزادی امۃ الرؤف بیگم صاحبہ کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک، صالحہ، خادمۂ دین اور قرۃ العین بنائے اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(ادارہ بدر)

خطبۂ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اس سے آپ کے دل میں ایک تقویٰ پیدا ہوگا

پھر اس تقویٰ کے نتیجے میں آپ کی زندگی میں مستقل حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہوں گی

تقویٰ کے نتیجے میں جو اللہ تعالیٰ نور عطا فرماتا ہے وہ زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہوجاتا ہے۔ اور دنیا بھی اس فرق کو دیکھنے لگتی ہے !!

از سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۷ امان ۱۳۶۶ ہش مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ :۔ مکرم عبد الحمید غازی صاحب ۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور اقدس نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۳۲ تلاوت فرمائی :۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

پھر فرمایا :۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے یہ بیان کیا تھا کہ تقویٰ کی دو بنیادیں ہیں۔ ایک اللہ کی محبت اور ایک اللہ کا خوف۔ اور تقویٰ جہاں سے بھی شروع ہو بالآخر اس کی جڑ دوسرے مقام میں بھی جڑ جاتی ہے۔ آغاز اس کا محبتِ الٰہی سے ہو تو خوفِ الٰہی کا پیدا ہونا ایک لازمی اور طبعی نتیجہ ہے۔ اور آغاز خوف سے ہو تو رفتہ رفتہ خوف محبت میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔ لیکن وہ جنہیں اعلیٰ درجے کا تقویٰ نصیب ہوتا ہے اُن کا آغاز بھی محبت ہی سے ہوتا ہے۔ اور مسلسل اُن کی زندگی میں محبت کا پہلو غالب رہتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان میں، جو پیدا ہوئے یا کبھی پیدا ہوں گے؛ تقویٰ کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر تھے اور سب سے بڑھ کر رہیں گے۔ اور اس حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا جو نسخہ ہمیں بتایا گیا ہے وہ محبت کا طریق یہی ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا چاہتے ہو تو اللہ کی محبت کے سوا یہ پیروی ممکن نہیں یا بصورتِ دیگر اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے سوا یہ محبت ممکن نہیں۔ چنانچہ جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے ؛ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ اس کے اوپر میں گزشتہ درس میں بھی روشنی ڈال چکا ہوں۔ اس سے پہلے چند سال قبل ایک خطبے کا موضوع بھی یہی آیت تھی۔ اگر آج مختصراً اس کا یہ تجزیہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اس کا ایک مطلب جو بالعموم سامنے آتا ہے وہ تو یہ ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، اس دعوے میں سچے ہو تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ اور اپنے دعوے کو سچا کر دکھاؤ۔ اگر تم پیروی کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو پھر تم دعوے میں سچے ہو۔ اور

جو بھی اللہ کی محبت کے دعوے میں سچا ہوتا ہے

خدا اُس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ..... اس پیروی کے بعد تمہاری محبت سچی ثابت ہوگی اور اس کے بعد خدا تم سے محبت کرے گا۔

دوسرا پہلو اس کا یہ ہے جو عموماً نظر سے مخفی رہتا ہے کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اگر خدا کی محبت کی بناء پر نہ ہو تو بہت ہی مشکل کام ہے۔ اس لئے اے وہ لوگو جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا چاہتے ہو، اگر خدا سے محبت ہے تو پھر یہ پیروی کرو۔ کیونکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی اطاعت محبت کے ذریعہ کی تھی۔ اور آپ کی زندگی کے ہر شعبے، ہر لحظے پر خدا کی محبت غالب تھی۔ اس لئے وہ جو محبت سے ناآشنا ہیں، جو اس کوچے کے واقف نہیں۔ اُن کے لئے سنتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہت ہی بھاری ہو جائے گی۔ اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ سنت کے جتنے بھی مراحل ہیں وہ محبت کے ذریعے ہی آسان ہوتے ہیں۔ اور محبت ہی کے ذریعے عطا ہوتے ہیں۔ لیکن غالب پہلو اللہ کی محبت ہے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بعد میں پیدا ہوتی ہے۔ اور سنت کا یہ طریق ہمیں سکھا دیا گیا کہ اگر تم نے سنت کو اولیت دیدی اور اس کے نتیجے میں تم خدا کی محبت ڈھونڈتے ہو تو تمہیں حقیقت میں اول اور آخر کا فرق معلوم نہیں ہے۔ تمہیں ترجیحات معلوم نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی بنیاد اللہ کی محبت سے شروع ہوگی۔ پیروی کا آغاز اللہ کی محبت سے شروع ہوگا۔ اور

یہ پیروی تمہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں بھی مبتلا کر دیگی

جس کا یہ مذہب ہے وہ ہی سچا مذہب ہے۔ وُہ ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا مذہب ہے۔ اور اس میں کوئی رخنہ نہیں۔

لیکن وہ لوگ جو اس حکمت کو نہیں سمجھتے قرآن کریم کی اس آیت کا پیغام نہیں سمجھتے۔ وہ بعض دفعہ سنت کو اولیت دیتے ہوئے اللہ کی محبت سے دور ہٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بجائے قریب تر ہونے کے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے اُن کے مذہب میں کہ خدا اور خدائی کا مقصد صرف رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کروانا تھا۔ حالانکہ خدا اور خدائی کا مقصد تو یہ ہے کہ خدا سے محبت کی جائے۔ اور محبت نصیب نہیں ہو سکتی پیروی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر۔ تو حقیقی محبت جو خدا کی محبت کو کھینچتی ہے اس کے لئے ایک ہی رستہ باقی رہ گیا۔ اور وہ سنتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ سنت کے ذریعے خدا کی محبت حاصل کی جائے۔ یہ مضمون تو پھر بہت ہی وسیع ہو جاتا ہے اور خدا کی محبت کا گر سیکھنا ہو تو سنت سے سیکھا جائے۔ اس پر اگر تفصیلی روشنی ڈالی جائے تو عمریں صرف ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مضمون تو انسانی فطرت پر حاوی ہے۔ کسی ایک قوم کی عادات سے یا رجحانات سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ گہرا فطرتِ انسانی سے اس کا تعلق ہے۔ جہاں فطرتِ انسانی خدا تعالیٰ کے قریب تر ہے وہیں آپ سنت کا مفہوم سمجھ سکتے ہیں۔ وہیں آپ سنت کے فلسفے کو پا سکتے ہیں۔ اس لئے یہ تو اتنا وسیع مضمون ہے جس کا دنیا کی ہر قوم سے تعلق ہے۔ ہر زمانے کی ہر قوم سے تعلق ہے۔ اور اس کا حق ایک دو خطبوں میں کیا، انسان سارا زندگی بھی ادا کرنا چاہے تو ادا نہیں ہو سکتا۔ اور میں نے آپ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ کوشش کروں گا کہ رفتہ رفتہ آپ کو یہ سمجھاؤں کہ خدا کی محبت کیسے پیدا ہو سکتی ہے ؟

سنتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے سوا تو چارہ کوئی نہیں ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں۔ لیکن اس مضمون کو سمجھنے کے لئے مختلف دروازے ہمارے لئے کھولے گئے ہیں۔

جن کا آغاز قرآن کریم سے ہوتا ہے

اور آگے اس کا رستہ سنت کے ذریعہ ہم پر کھلتا چلا جاتا ہے۔ اور واضح ہوتا چلا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ کی محبت کے ہمیں راز بتائے اور وہ طریق سمجھائے کہ کس طرح خدا سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اُن رازوں میں سے ایک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے متعلق کچھ ایسی باتیں کہیں اور اس پیار کے انداز میں کہیں کہ ان کا ذکر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے انسان سنتا ہے تو محبت پیدا کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ ذکر کے ساتھ ساتھ دل میں محبت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے سُنت کا ایک جو یہ پہلو ہے کہ حدیث قدسی سے اس مضمون کو شروع کیا جائے۔ میرے نزدیک یہ سب سے زیادہ مؤثر طریق ہے۔ قرآن کریم کے ذکر کے بعد آپ حدیث قدسی کی تلاش کریں۔ حدیث قدسی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرہ کی زندگی میں اس حدیث کو جاری ہوتا دیکھیں تو اس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے پیار کو پانا ایک کوشش کے نتیجے میں نہیں ہوگا بلکہ خودرَو ندی کی طرح خود بخود بہتی چلی جائے گی یہ محبت۔ اور انسان کو محسوس بھی نہیں ہوگا کہ کس طرح

مَیں خُدا کی محبّت کو پا گیا

ایک جاری سلسلہ بن جاتا ہے خُدا کا پیار۔ اور اس سے زیادہ آسان طریق اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا اور کوئی نہیں۔

مثال کے طور پر قرآن کریم کی وہ آیات جن کی مَیں نے پہلے تلاوت کی تھی گزشتہ خطبے میں، اُن میں ایک آیت یہ تھی: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (السجدہ: ۱۸) کہ کوئی نفس نہیں جانتا کہ خُدا کی خاطر رات کو اُٹھنے والوں اور بستروں سے الگ ہونے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی آنکھ کی ٹھنڈکیں پوشیدہ رکھی ہوئی ہیں۔ چھپا کے رکھی ہوئی ہیں۔ یہ آیت ہی خود ایک حیرت انگیز محبت کا مضمون ہے۔ جس کی کوئی مثال دُنیا کے عشقیہ کلام میں آپ کو دکھائی نہیں دے سکتی۔ وہ لوگ جو راتوں کو خُدا کے لئے اُٹھتے ہیں تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا (السجدہ: ۱۷) بے اختیار خُدا کو خوف اور طمع سے پکارتے ہیں۔ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ۔ اور جو کچھ خُدا نے انہیں دیا ہے خُدا کے نام پر اُس کے پیار کو جیتنے کے لئے خرچ کرتے ہیں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم۔ کوئی جان یہ معلوم نہیں کر سکتی۔ کسی نفس کو یہ توفیق نہیں ہے کہ اندازہ کر سکے کہ ان کے لئے خُدا نے کیا کیا

آنکھوں کی لذّتیں اور دِل کی چاہت

کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ یہ جزا ہے ان باتوں کی جو وہ کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو کہ خُدا کی خاطر اپنے سارے اعمال کو ڈھالا جائے۔ کوئی اجر ایسا سامنے نہ ہو جسے ہم جنّت کہتے ہیں۔ کوئی اجر ایسا نہ ہو جس کو ہم دُنیا کی مراد سمجھتے ہیں۔ بلکہ خالصتہً محبت کی خاطر اللہ کے لئے انسان اُٹھے اور محبت کی خاطر اُسے یاد کرے۔ اور آخری مقصود رضائے باری تعالیٰ ہو۔ اس مضمون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مختلف رنگ میں بیان فرمایا۔

چنانچہ ایک موقعہ پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف یہ حدیث، یہ حکایت منسوب کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اہل جنّت کو کہے گا اے جنّت کے رہنے والو! وہ جواب دیں گے، اے ہمارے ربّ! ہم حاضر ہیں۔ تمام سعادتیں تیرے پاس ہیں اور سب بھلائی تیرے قبضے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تم خوش ہو! جنّت میں رہنے والے عرض کریں گے، اے ہمارے ربّ، ہم کیوں نہ خوش ہوں۔ تُو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اپنی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں ان نعمتوں سے بہتر نعمت نہ دوں؟ جنّت والے کہیں گے ان سے بہتر اور کوئی نعمت نہیں ہو سکتی یا اُن سے بہتر کوئی اور نعمت بھی ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم پر اپنی رضا نازل کروں گا۔ یعنی تم سے ہمیشہ کے لئے خوش ہو جاؤں گا۔ اور اس کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔"

یعنی عام انسان کی جنّت تو وہ جنّت ہے جس کا ظاہری الفاظ میں ہم سے وعدہ کیا گیا ہے اور اس کی جو بھی شکل ہے وہ بھی ہم پر پوری طرح روشن نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں وہ بھی ہم پہ مخفی ہے۔ مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ہمارے لئے یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے کھول دیا کہ خدا کے خاص بندوں کی جنّت وہ جنّت نہیں ہے جسے عام دُنیا کے لوگ دُودھ کی نہروں اور شہد والی جنّت سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس سے پرے، سب سے اعلیٰ،

مرضیٔ مولا کی جنّت ہے

اس میں وہ بسنا چاہتے ہیں۔ اور اس جنّت میں وہ مرنے کے بعد نہیں بستے بلکہ اس دُنیا سے ہی بسنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم جو فرماتا ہے: لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ دوسروں کو خبر نہیں ہو سکتی سوائے خُدا کی محبّت کرنے والوں کے کہ ان کے لئے اس محبّت میں کتنی کتنی لذّتیں، کیسی کیسی لذّتیں پوشیدہ ہیں۔ جیسے دُنیا والے کہتے ہیں، ظالم تو نے پی ہی نہیں تجھے کیا پتہ ہے کہ شراب کا کیا مزہ ہے۔ تو لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ سے مُراد یہاں یہ ہوگی کہ کوئی دوسرا شخص جس کو خدا کی محبت کا تجربہ نہیں ہے، اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا کہ وہ کیا لذّتیں ہیں جو خُدا نے اُن کے لئے مخفی کر رکھی ہیں۔ اور لفظ مخفی کرنے میں ایک خاص لُطف ہے۔ جیسے ہم انگریزی میں سرپرائز (SURPRISE) کہتے ہیں۔ عام طور پر لوگوں کو جن سے پیار ہو اُن کے لئے وہ اپنی محبّت کے اظہار میں 'تعجب' بھی شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اور تعجّب کا عنصر یعنی سرپرائز (SURPRISE) کا جزو اگر شامل ہو جائے تو اُس سے محبت کرنے والے کو بھی زیادہ لُطف آتا ہے۔ اور جس کی خاطر ایک محبّت کرنے والے نے ایک اچنبھی بات سوچی ہے کہ اچانک مَیں اس کو بتاؤں گا یا اچانک مَیں اُس کو تحفہ دکھاؤں گا، اس کے لئے بھی بہت زیادہ لُطف پیدا ہو جاتا ہے۔

تو یہ کلام خالصتہً ایک محبت کرکے گہرے رازوں سے واقف ہستی کا کلام تھا۔ اور یہ کلام ایک ایسی ہستی پر نازل ہو رہا تھا جو محبّت کے معاملے میں سب سے زیادہ آشنا تھی۔ چنانچہ

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے اِس مخفی پیار کے ہر پہلو کو پایا

اور ایک صاحب تجربہ کے طور پر آپؐ کی زندگی میں یہ تمام لمحات، یہ تمام واقعات، یہ تمام تعجّب انگیز پیار کے اظہار اس طرح جاری ہو گئے کہ آپؐ کی زندگی کا جزوِ لاینفک بن گئے تھے۔ مَا أُخْفِيَ لَهُم میں ہر قسم کی محبّت آجاتی ہے۔ ایک خاوند کو بیوی سے جو محبّت ہے اس کا لطف بھی اس میں آجاتا ہے۔ اور ایک دوست کو دوست سے جو محبّت ہے اس کا لطف بھی آجاتا ہے۔ ایک ماں کو بچے سے جو پیار ہے اُس کا لطف بھی آجاتا ہے۔ تو پھر أُخْفِيَ لَهُم کا پیار انسان کی محبّت کے ہر پہلو پر حاوی ہے۔ اُس کا کوئی بھی آپ تصوّر باندھیں۔ کسی تعلق کا تصوّر باندھ لیں۔ اُس میں آپ کو یہ

أُخْفِيَ لَهُم

کا مضمون ضرور نظر آئے گا۔ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ کچھ مَیں چھپا کے رکھوں۔ مائیں بعض دفعہ اپنے بچوں کے لئے چیزیں چھپا کے رکھ دیتی ہیں۔ اور بظاہر

"آپس میں محبت و ہمدردی ظاہر کرو!!"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸)
پیشکش: گلوب ربڑ فیبرکس ۲/۱ رابندرا سرانی، کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

اس طرح سے چھپا کر رکھتی ہیں کہ گویا کچھ نہیں کھانے کے لئے کہ وہ اچانک جو نکال کے دکھاتی ہیں کہ دیکھو یہ ہے تمہارے لئے۔ تو بچے نہال ہو جاتے ہیں وہ لوٹ لوٹ کے حال پر گر رہے ہیں کہ تو نے حد کر دی ہے آج تو۔ کمال ہو گیا۔ ہماری مرضی کی چیز تو نے چھپا کے رکھی ہوئی تھی! دوست دوستوں کے سرپرائز (SURPRISES) دیتے ہیں۔ کتنا حیرت انگیز کلام ہے جو دنیا کے کسی مذہب میں، کسی کتاب میں آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ آپ تلاش کر کے دیکھیں۔ کہ خدا کہتا ہے کہ میں

بندوں کے لئے سرپرائز

رکھتا ہوں۔ اور اس زندگی میں بھی ان کے لئے مخفی ہوتی ہیں۔ قدم قدم پر اس کے پیار کے نمونے ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں کہ انسان حیران ہوتا جاتا ہے۔ اور یہ جو آخری تجربہ ہے بات آتی ہے یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے نتیجے میں ہے۔ اس طرف لوگوں کا دھیان نہیں جاتا۔ کیونکہ قرآن نے تو ان نعمتوں کو سنت سے باندھا ہوا ہے۔ فرمایا: خدا محبت نہیں کرے گا جب تک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نہیں چلو گے۔ اور ہم عام طور پر احمدیہ جماعت میں بکثرت اس بات کا اظہار دیکھتے ہیں کہ خدا کی خاطر کوئی انسان کوئی فعل کرتا ہے، پیار کا اظہار کرتا ہے، کوئی قربانی پیش کرتا ہے تو خدا اتنے مختلف رنگ میں اس کا جواب اس کو دیتا ہے اتنے مختلف رنگ میں اپنے پیار کا اظہار اس پر کرتا ہے کہ وہ حیران رہ جاتا ہے کہ میرا تو عمل کچھ بھی نہیں تھا جس کے مقابل پر خدا نے اتنا مجھ سے پیار کیا۔

یہاں تک تو بات درست ہے لیکن عموماً ذہن اگلا قدم نہیں اٹھاتا۔ کہ مجھے کیوں نصیب ہوا؟ اس لئے کہ یہ طریق میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے سیکھا تھا۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نے میری ساری زندگی کے اوپر ایک نقش کیا ہوا ہے۔ اگر وہ نقش نہ ہو تو میں خدا کی محبت کا جلوہ اس حصے میں نہیں پا سکتا۔ اور جہاں جہاں وہ نقش نہیں ہوگا وہاں وہاں میری زندگی ویران ہوگی۔ اس میں کوئی حسن نہیں ہوگا۔ اور اس حصے میں، زندگی کے اس دور میں گویا ہر ایک سیر کرنے والا ایک ویرانے سے گزر رہا ہے جہاں اس کو نہ ٹھنڈا سایہ مل سکتا ہے نہ کوئی خوبصورت موڑ ہے اس کے لئے۔ نہ کوئی سستانے کے لئے جگہ۔ نہ پیاس بجھانے کے لئے ٹھنڈا پانی۔ ایسے سفر سے طبیعت اکتا جاتی ہے۔ لیکن اگر خیال ہو، اگر یہ شعور بیدار ہو کہ لذت کیا ہے اور میں سفر کیوں کر رہا ہوں۔ اگر شعور مر چکے ہوں تو بعض دفعہ انسان لمبے سفر کرتا ہے اس کو پتہ ہی نہیں لگتا میں کیا کر رہا ہوں۔ بے ہوشی اور ایک بیوقوفی کی حالت میں اپنی زندگی بسر کر دیتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا مضمون خدا کی محبت سے باندھ کر قرآن نے عجیب کرشمہ دکھایا ہے۔ ہر دنیا کا مضمون آسان کر دیا ہے ہر نیکی کا سفر آسان کر دیا ہے۔

توحید کی روح ہمیں بتادی

توحید خالص کہتے کس کو ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کا فلسفہ کیا ہے۔ آپ پر درود ہم کیوں پڑھیں اور کس طرح پڑھیں۔ ہر پیروی کے بعد جب خدا آپ سے پیار کرے گا تو ہر پیار کے بعد آپ کو اگلا قدم اٹھانا چاہیئے۔ ہر پیار کے بعد بے ساختہ آپ کے دل سے درود اٹھنا چاہیئے کہ میرے آقا اے میرے محمد تیری جوتیوں کے غلام، ہم جیسے ذلیل انسانوں سے اگر خدا محبت کا اظہار فرما رہا ہے اس لئے کہ ہم نے تیری پیروی کی تھی، اور خدا کی محبت کا ہر اظہار تیری پیروی سے باندھ دیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی نہیں ہے صورت۔ کس طرح انتشار کے ساتھ پھر ایک توحید پیدا ہوتی ہے اور کبھی نہ ٹوٹنے والی توحید کا مضمون انسان کے سامنے ابھرتا ہے۔ تو محبت کے ذریعہ جو تقویٰ نصیب ہوتا ہے اس میں پھر افتراق کوئی نہیں ہوتا۔ اس میں ہر چیزوں کا آگے پیچھے کرنا یا خلط ملط کرنے کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔ یہ وہم نہیں پیدا ہو سکتا پھر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نعوذ باللہ جو ذات خدا کی توحید ہے کے مقابل پر نہ کھڑا کر دیا جائے۔ ایسی حیرت انگیز آیت ہے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہ اس میں

روشنی میں آپ اس شش جہات میں سفر کر جائیں، آپ کے لئے کوئی ٹھوکر نہیں۔ کوئی خطرہ نہیں کوئی خدشہ نہیں۔

تو تقویٰ اگر سیکھنا ہے تو اس میں شک نہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا جائے گا۔ قدم قدم آپ کی پیروی سے سیکھا جائے گا۔ لیکن آغاز اس سفر کا خدا کی محبت کے سوا نہیں ہو سکتا۔ پس اس کا ایک دوسرا معنی یہ بھی بن جائے گا کہ ہر سفر کے لئے تم زاد راہ لیتے ہو، میرے پیچھے آنا چاہتے ہو اگر۔ اگر میرے پیچھے چلنا ہے تو میں تو ان کو بتاؤں گا جو خدا کی محبت کا زاد راہ لیکر میرے پیچھے چلتے ہیں۔ ورنہ میرا سفر ایسا وسیع ہے ایسے رستوں سے گذرتا ہے کہ اس زاد کے سوا کوئی زاد تمہارے کام نہیں آسکتا۔ چند دن میں فاقے مر جاؤ گے تم میرے ساتھ نہیں چل سکو گے تم۔ ہاں

خدا کی محبت کا مضمون لے کر چلتے ہو

تو ہر قدم، ہر وادی پہ تمہارا سفر آسان ہوتا چلا جائے گا۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور خدا کی محبت کے نتیجے میں یہ آپ کی پیروی، یہ مضمون ایک تاریخ بن چکا تھا۔ اور اس تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ زندہ کر کے دکھایا۔ ایک ایسے دور میں جو دہریت کا دور ہے جو مادہ پرستی کا دور ہے جب کئی قسم کے توہمات دل میں پیدا ہوتے ہیں کہ خدا جانے یہ چودہ سو سال پہلے کی باتیں، تھی بھی کہ نہیں روایتوں میں غلطی تو نہیں تھی۔ ان سارے شکوک کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل غلام نے اس دور میں اپنی عملی زندگی کا نمونہ پیش کر کے ہمیشہ کیلئے دور کر دیا۔ اور وہ خدا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوا تھا آپ کی سنت کی برکت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی ظاہر ہوا اور وہی ادائیں تھیں وہی پیار کی باتیں وہی مضمون۔ اس میں کوئی فرق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔"

کیسی حیرت انگیز بات ہے مگر کتنے پیار کی بات ہے۔ اور کوئی شخص جسے تجربہ نہ ہو ایسی بات کر نہیں سکتا۔ جس نے خدا کو عقلی دلیلوں سے سیکھا ہو یا خدا کا تصور عقلی دلیلوں کے ذریعہ باندھا ہو اس کے منہ سے یہ فقرہ جاری ہو ہی نہیں سکتا اس لئے لازماً یہ خدا کا کلام ہے۔ وہ سچا ہے جس پر یہ کلام جاری ہوا۔

"تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے"

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تقویٰ کا مضمون بھی، محبتِ الٰہی سے تعلق رکھتا۔ محبتِ الٰہی کی بنا تھی جس کی وجہ سے آپ نے سنت کی پیروی کی اور اس سنت کی پیروی کے نتیجے میں ہر قدم پر آپ کو خدا کی محبت نصیب ہوئی۔ اور آپ کا آخری مقصد خدا سے پیار، اس کی مرضی تھی۔ ایک موقعے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے محبت مجھے اتنی شدید ہے، اتنی گہری محبت ہے کہ اگر خدا کی ساری جنتیں، ساری نعمتیں ایک طرف ہوں اور خدا کی محبت کے لئے جہنم میں جانا پڑے تو میں جہنم قبول کر لوں گا اپنے لئے۔ اور ان نعمتوں کے منہ پہ تھوکوں گا بھی نہیں۔ یہ کلام ایک ایسے شخص کی زبان سے جاری ہو سکتا ہے جو خدا کی رضا کی نعمتیں چکھ رہا ہو روزمرہ۔ جو آئندہ کا منتظر نہ ہو جو ان چیزوں سے گزر رہا ہو۔ جو لذتوں سے آشنا نہ ہو اس کے منہ سے تو یہ فقرہ جاری ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے کلام میں بھی جس میں سے چند شعر میں نے پہلے بھی پیش کئے تھے۔ آج پھر ایک حصہ ان کا پیش کرتا ہوں۔ اس بات کو خوب کھول کر بیان فرمایا ہے کہتے ہیں ؎

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار ؛ جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب ؛ کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

پس خدا کی رضا کے لئے وہ سب کچھ کرتے ہیں اور خدا کی رضا کی جنت ہی ہے جس کے وہ ہمیشہ طالب رہتے ہیں۔ اور یہ عشق کے بغیر ممکن نہیں۔ عاشق نے ایسی حرکتیں سرزد ہو سکتی ہیں لیکن دوسرے شخص سے کبھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری روزمرہ کی زندگی میں ایسے مشاہدات ہوتے رہتے ہیں جن کے نتیجے میں ہم خود دیکھ سکتے ہیں۔ تجربے سے یہ پہچان سکتے ہیں کہ

اصل راز رضا اور پیار میں ہی ہے

نعمتوں میں نہیں ہے۔ چنانچہ آپ میں سے بہتوں کو یہ تجربہ ہوگا کسی کے لئے، کوئی بچے کے لئے مثلاً ماں باپ میں سے کوئی باہر سے آتا ہے تحفہ لے کے آتا ہے۔ بعض بچے ایسے ہوتے ہیں خواہ اپنے ہوں یا کسی کے۔ اُن کی زیادہ نظر تحفے پر ہوتی ہے اور بعض بچے ایسے ہوتے ہیں جو تحفہ ایک طرف پھینک دیتے ہیں، پہلے جب تک اپنے پیار کا چسکا پورا نہ کرلیں۔ گلے سے چمٹ نہ جائیں گودی میں کچھ دیر نہ چڑھ بیٹھیں، اُس وقت تک تحفہ اُن کے لئے ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ تحفہ دینے والا جتنا ایسے بچے کی قدر کرسکتا ہے اُس کا دسواں حصہ بھی دوسرے بچے کی قدر اُس کے دل میں پیدا نہیں ہوسکتی۔ جس کا تعلق تحفے کی وساطت سے ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ تحفے کی وساطت سے رہتا ہے۔ خدا کی نعمتیں ایک تحفہ ہیں اور ان نعمتوں پر آپ جتنا غور کریں آپ کو خدا سے پیار ہوتا چلا جائے گا۔ مگر

عارف باللہ جانتے ہیں

اور انہوں نے ہمیں یہ مضمون سکھایا کہ یہ تحفے منزلیں ہیں، رستے ہیں، آخری منزل نہیں۔ یار ستے کی عارضی منازل ہیں، وقفے ہیں۔ ان کے ذریعے آگے بڑھنے کی تمنا پیدا ہونی چاہئیے لیکن مقصود بالذات نہیں ہیں۔ ٹھہر رہنے کی جگہیں نہیں ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی محبت میں آگے سفر کرتے ہیں کچھ عرصے کے بعد وہ اُن کی، خدا کی نعمتوں کے ذریعے ہی، خدا سے پیار پیدا ہوتا ہے مگر نعمتیں بے معنی اور بے حقیقت دکھائی دینے لگتی ہیں اُس پیار کے مقابل پر۔ اور پھر وہ ساری نعمتیں خدا کے پیار کی خاطر لٹا دینے کو دل چاہنے لگ جاتا ہے۔

یہ وہ مضمون ہے جس کو قرآن کریم نے اس آیت میں کھول کر بیان فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝ (البقرہ: ۲۰۸)

کہ دیکھو! خدا کے بندوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ اپنی جان لٹا بیٹھتے ہیں جو ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ اُن تمناؤں میں، اُن امیدوں میں کہ کاش ہمیں خدا کی رضا کی جھلکیاں نصیب ہو جائیں۔ اس مضمون کے اول مخاطب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ بعض دفعہ، جس طرح آپؐ کے لئے جو مخفی جنتیں تھیں اُن میں سے ایک یہ بھی جنت تھی کہ جب اس آیت سے گزرتے ہوں گے۔ بے اختیار عشق اُچھلتا ہوگا آپؐ کے دل میں، کہ میرے مولیٰ نے میرا کتنے پیار سے ذکر فرمایا ہے۔ میرے متعلق یہ کہا اور ہو سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ ہو کہ آپؐ کے متعلق یہ کہا گیا؟ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ۔ ایسے ایسے بندے بھی ہیں میرے، اس شان کے بندے ہیں کہ میری مرضی کی خاطر اپنا سب کچھ بیچ ڈالتے ہیں۔ نفس کے بیچ ڈالنے کا مطلب ہے کہ کوئی تمنا ہی باقی نہیں رکھتے۔ نہ نعمت سے کوئی دلچسپی ہے نہ آرام سے کوئی تعلق۔ کوئی بھی خواہشِ نفس ایسی نہیں جو اپنے لئے وہ رکھ چھوڑیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں تو مرضیٔ مولا کی عادت پڑ گئی ہے۔ اے مرضیٔ مولیٰ تیری تمنا میں جیتے ہیں۔ تو ہمیں جھلکیاں دکھاتی چلی جا اور ہم اپنا سب کچھ تجھ پر فدا کرتے چلے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی

جو کچھ پایا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پایا۔

اور ہم جب پڑھتے ہیں قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ تو اس مضمون کو سمجھنے کے لئے اس قسم کی آیتوں کی تلاش کرنی چاہئیے۔ یہ بس مضمون کو کھولتی چلی جائیں گی اور قرآن کریم اس مضمون کے اظہار سے بھرا پڑا ہے۔ اس کثرت سے قرآن کریم میں ایسی آیتیں پھیلی ہوئی ہیں جو إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ کی تشریح کر رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض دوسرے انبیاء کے ذکر سے بھری ہوئی ہیں جن میں یہی مضمون بیان ہوا ہے کہ اگر آپ پڑھیں اور ان پر غور کریں تو آپ کو ہر روز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تازہ رزق عطا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جیسا کہ میں نے

بیان کیا ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ڈھال کر اس عشق کا سچا ہونا ثابت کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے جو لذتیں مخفی رکھی تھیں اپنے ذکر میں اور اپنے پیار میں، اس کا اظہار آپ نے بارہا نظم میں بھی کیا اور نثر میں بھی فرمایا۔ چنانچہ "کشتی نوح" کی عبارت جو بارہا آپ کے سامنے پڑھی گئی ہے۔ اسی بے اختیار پیار اور اس بے ساختہ عشق کے اظہار پر مبنی ہے جو خالصۃً سچائی کے سرچشمے سے پھوٹتا ہے۔ اس کا کوئی بھی تعلق تصنع سے نہیں ہوتا۔ فرمایا:-

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"۔ کوئی غیر اللہ سے محبت کرنے والا، کوئی دُنیا سے پیار کرنے والا یہ فقرہ کہہ ہی نہیں سکتا۔ کسی مُلّاں کے دماغ کے کونے میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ "ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے"۔ فرماتے ہیں "ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا، ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔"

مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ، وہی مضمون ہے جو بیان فرمایا ہے۔ "یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کے کھونے سے ملے۔ اے محرومو! اس چشمے کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا ایک خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

یہ جتنی بھی منازل ہیں، اللہ کی محبت اور اس محبت کا اظہار سنت کے ذریعہ، یہ بھی خدا کی عطا کردہ توفیق کے سوا انسان طے نہیں کر سکتا۔ اور یہ مضمون بھی ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی سمجھایا۔ اور یہ جو پہلا قدم اُٹھانا ہے کیسے اُٹھے۔ باقی قدم پہلے قدم کی برکت سے خود ہی اُٹھنے لگتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ پہلا قدم کون سا ہے جب اچانک

دل میں خدا کی محبت کا شعلہ

اس طرح پیدا ہو کہ پھر اس سے پھلجڑی کی طرح ایک روشنیوں کا سلسلہ پھوٹ پڑے۔ یہ جو مشکل ہے اس کو آسان کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے: "اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُن لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگنے لگے۔"

یہ دعا جہاں تک ممکن ہے ہر احمدی، بڑے چھوٹے کو یاد کرنی چاہئیے۔ مجھے یاد ہے قادیان میں ایک دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ دعا یاد کرنے کی تلقین بھی فرمائی اور پھر آہستہ آہستہ پڑھ کر دوستوں کو سُنائی تاکہ یاد کرلیں۔ اور بعد میں پھر باقاعدہ جماعت کی طرف سے مختلف قطعات کی شکل میں چھپوا کر ہر جگہ لگائی، گھروں پر آویزاں ہونے لگی۔ تو یہ چونکہ

بہت ہی اہم اور بنیادی دعا

ہے اس لئے ساری دنیا میں جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہئیے اپنے نظام کے تابع کہ یہ دعا سب کو یاد کروا دی جائے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

ترجمہ اس کا میں پہلے سنا چکا ہوں۔ بعض جگہ نسبتاً چھوٹی ہے بعض روایتوں میں یہ دُعا۔ لیکن یہ تفصیلی دُعا ترمذی کتاب الدعوات میں درج ہے۔

اس دُعا میں کچھ اور باتیں بھی ہیں جو انسان کی نظر سے بالعموم میں نے دیکھا ہے کہ اوجھل ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ جو شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتا ہو اُس کی نظر سے اوجھل ہونی چاہئیں نہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس دُعا کا آغاز کیسے ہوا؟ کیا نعوذ باللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا اس لئے یہ خبر دے رہا تھا کہ آپؐ کو پتہ نہیں تھا کہ خدا کی محبت کیسے حاصل کی جاتی ہے؟ اور کیا نعوذ باللہ، حضرت داؤدؑ کی مثال دے رہا تھا کہ داؤدؑ سے سیکھو اگر مجھ سے محبت کرنا سیکھنا ہے۔ یہ تو بالکل ہی لغو خیال ہے اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اور قرآن کریم اس مضمون کو بڑی شدت کے ساتھ ٹھکراتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے عشق میں

اِک اتنے بلند و بالا اور ارفع مقام پر فائز تھے کہ آپؐ کے اس مقام کو ساتویں آسمانوں سے بھی آگے گزر جانیوالا دکھایا گیا ہے۔ اور مختلف انبیاء کو جو مختلف آسمانوں پر دکھایا گیا ہے، یہ بتایا گیا ہے کہ اُن کا خدا کا عرفان یہاں تک تھا۔ اُن کا خدا کی محبت کا تصور یہاں تک تھا وغیرہ وغیرہ۔ تو ظاہری طور پر تو یہ کوئی ایسے آسمان نہیں ہیں جن کو دکھایا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج ہیں۔ یہی مضمون تھا کہ خدا کی محبت اور خدا کے عرفان میں کون سا نبی قریب تر ہوا۔ تو اس مضمون کے سامنے اس حدیث کے متعلق یہ خیال کرنا کہ خدا تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کر رہا تھا۔ یہ تو بالکل عقل میں پڑنے والی بات نہیں ہے۔ اس لئے بھی یہ حدیث بیان نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بھی یہ مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بیان نہیں ہو سکتا کہ آپ اپنی اُمت کو بتائیں کہ اس معاملے میں آپؐ کی نہیں بلکہ حضرت داؤدؑ کی پیروی کریں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جس کی سُنت کامل ہو اس کی پیروی کو چھوڑ کر ایک پرانے نبی کا ذکر کر کے کہ اس کی پیروی کرو، یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے اسی حدیث کے مضمون کو سمجھنے کے لئے بھی محبت کا عرفان ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر یہ حدیث سمجھ نہیں آسکتی۔ ایک شخص جو اپنی محبت میں بہت بڑھ جاتا ہے۔ بسا اوقات اُس کی اپنے محبوب سے گفتگو اسی طرح ہوتی کہ میرے سوا تو نے کسی سے پیار کیا ہے؟ اس کی باتیں بھی مجھے بتا۔ میرے سوا کس نے تجھ سے پیار کیا تو مجھے اس کے قصے بھی سُنا۔ اور یہ ذکر بھی بہت پیار کا مخفی طریق پر ایک عاشق اور ایک محبوب کے درمیان چلتا رہتا ہے۔ کبھی شکوے کا رنگ اختیار کر لیتا ہے کبھی حوروں کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ کبھی اس طمانیت کا رنگ کہ ہاں مجھ سے بڑھ کر کبھی اس نے کسی اور سے پیار نہیں کیا۔ تو یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ نے ان واقعات کا اظہار جو گزشتہ انبیاء کے خدا کے پیار سے تعلق کے واقعات ہیں، اسی رنگ میں فرمایا ہے۔ اور کوئی اس کا مقصد نہیں ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب یہ مضمون پیش ہوا ہوگا تو کوئی نئی بات آپؐ کو معلوم نہیں ہوئی۔ یہ معلوم ہوا کہ داؤدؑ نے بھی منتیں کر کر کے خدا سے محبت مانگی تھی اور جو بھی خدا سے محبت مانگتا ہے، ہر انسان کو اللہ تعالیٰ محبت عطا کر دیتا ہے۔ مگر یہ مراد نہیں ہے کہ اس محبت کا مقام گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے افضل تھا لیکن یہ جو باتوں کا رنگ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی ایسے پیار کے قصے چلتے رہتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے درمیان جن کی بسا اوقات محض اشارۃً جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں اور وہ بھی مخفی چل رہے ہیں۔ چنانچہ اس لحاظ سے میں نے بسا اوقات احادیث پر غور کیا ہے تو بڑا حیران رہ گیا۔ کہ بہت سی حدیثیں جن کے مضمون کو ہم دوسروں پر چسپاں ہوتا ہوا سمجھتے ہیں دراصل مخفی طور پر، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مضمون لئے ہوئے تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اس قدر انکساری تھی اور اتنی حیا تھی کہ بعض دفعہ ایسے مضمون کا ذکر کرتے ہوئے جس کا آپؐ کی ذات سے تعلق ہوتا تھا،

حیا کی وجہ سے کہ میری محبت ظاہر نہ ہو جائے

کھُل نہ جائے سب کے سامنے؛ یوں ذکر فرما دیا کرتے تھے کہ خدا کے ایک بندے سے خدا نے ایسی بات کی۔ اور بعض دفعہ ملتی جلتی باتیں دوسرے انبیاء کی بیان فرما دیا کرتے تھے۔ تو جب خدا کہتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تو اس پیغام میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہمیں موصول ہوا۔ اک ذرہ بھی مبالغہ نہیں ہے ہرگز اس میں کوئی تحدی نہیں ہے کوئی زبردستی نہیں ہے ہم پر۔ یہ کوئی ایسا دعویٰ نہیں ہے کہ بس میں نے نہیں اب تم سے پیار کرنا کہ جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نہ چلو۔ اس یقین کا ذرہ ذرہ سچا ہے اور کسی جگہ سے نصیب ہو ہی نہیں سکتا خدا کے پیار کا طریق سیکھنا۔

کسی دَر سے یہ مَے نہیں بٹتی

جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دَر سے بٹتی ہے۔ سارے پیمانے خشک ہو گئے ہیں۔ اگر کسی نے خدا سے سچے پیار کا طریق سیکھنا ہے تو سوائے اس کے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور تلاش کرے باریک نظر سے دیکھے کہ کس طرح آپؐ خدا سے پیار کیا کرتے تھے اور کس طرح پیار کے راز و نیاز ہوا کرتے تھے آپؐ کے اور اللہ کے درمیان۔ اس سے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ بے اختیار میں تم سے محبت کرنے لگوں گا يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اس کے درمیان میں کوئی فاصلہ نہیں رکھا کوئی اور لفظ نہیں رکھا۔ شرطاً یہ بیان فرما دی کہ اگر تم محبت کرتے ہو تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلو۔

جہاں جہاں آپ گئے ہیں وہاں ملے ہیں اور اس طرح ملے ہیں کہ میں تمہیں محبت اور پیار سے دیکھ رہا ہوں گا۔ اس لئے یہ مضمون کافی بھی ہو گیا ہے اور مختصر بھی ہے۔ بہت وسیع بھی ہے اور بہت مختصر اور آسان بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعے خدا کی محبت کا اظہار انسان کرنا شروع کر دے اور آپؐ سے محبت کرنے کے طریقے سیکھ لے۔ تو جو دل میں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک رشتہ قائم ہوتا اس کا نام تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ ایک ایسا مضمون ہے جو اپنی ذات میں آپ کی زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہوگا اور ہر شعبے میں ایک تبدیلی پیدا کر کے دکھائے گا۔ تقویٰ کے بغیر سیرت میں تبدیلی ممکن نہیں۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی جو خدا کی محبت پر مبنی ہو اس کے بغیر تقویٰ نصیب نہیں ہو سکتا۔

اس بات کو میں پھر دُہراتا ہوں

وہ پیروی جو خدا کی محبت پر مبنی نہ ہو اس کے بغیر تقویٰ نصیب نہیں ہو سکتا۔ ورنہ لاکھوں کروڑوں ایسے آپ کو ملیں گے جو آنکھیں بند کر کے بظاہر پیروی کر رہے ہیں۔ مولود شریف منا رہے ہیں اور بہت سی حرکتیں کر رہے ہیں لیکن یہ چونکہ اس سفر کا آغاز اللہ کی محبت سے نہیں کرتے اس لئے وہ پیروی خالی جاتی ہے۔ اس کے کوئی معنے نہیں رہتے۔

تو اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔ اس سے آپ کے دل میں ایک تقویٰ پیدا ہوگا۔ اس سے آپ کی زندگی میں مستقل حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہوں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو خوب کھول کر مختلف اپنی کتب میں، مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے۔ تقویٰ کے نتیجے میں انسان کو عقل کیسے حاصل ہوتی ہے۔ اور تقویٰ اور عقل دراصل ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں۔ اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ"

یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ فرماتے ہیں "یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے

غیروں میں فرق رکھ دیگا۔"

یعنی تقویٰ اگر دل میں ہو اور جس طرح تقویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھا اور بیان فرمایا۔ تو یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک احمدی میں اور غیر احمدی میں ایک دوسرے مذہب والے میں کوئی فرق نظر نہ آئے۔ یہ تو بنیادی چیز ہے جو ہمارے لئے ہمیشہ کسوٹی کا کام دیتی رہے گی اور اس کسوٹی پر ہمیں اپنے آپ کو پرکھنا پڑے گا۔ زندگی کے کسی شعبے سے احمدی کا تعلق ہو۔ اگر اس کے دل میں تقویٰ خدا نے ڈالا ہے اور اگر اس کا عمل تقویٰ پر مبنی ہے تو قرآن کریم کے اس بیان کے مطابق جس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی۔ یجعل لکم فرقانا۔ تم میں اور تمہارے غیروں میں ایک فرق رکھ دے گا۔ اب یہ بھی بڑا دلچسپ مضمون ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم فرق پیدا کر لوگے اور فرق پیدا کر دے گا بھی نہیں فرمایا۔ فرق رکھ دے گا۔ بہت ہی عظیم کلام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فصاحت و بلاغت کا یہ مرقع ہے۔ فرماتے ہیں یہ جو تقویٰ ہے یہ بھی چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوتا ہے تقویٰ کا پھل بھی خدا کی طرف سے ملتا ہے۔ اور جو انسان فرق کر کے دکھانا چاہتا ہے اُس کے لئے تو کوشش درکار ہوتی ہے۔ لیکن یہاں سچے تقویٰ کے نتیجے میں پھل کے طور پر

آسمان سے یہ فرق نازل ہوتا ہے۔

گویا خدا شخصیت میں سجا رہا ہے رکھ رہا ہے یہ چیزیں کہ یہاں میں یہ فرق رکھ رہا ہوں۔ اور جو فرق خدا رکھتا ہے اُس فرق میں اور پیدا کئے ہوئے فرق میں انسان کی کوششوں سے جو فرق پیدا ہوتا ہے زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ خدا کا رکھا ہوا فرق بالکل اور چیز ہے۔ کیفیت ہی اور ہے۔ اُس کی کوئی تشبیہ دُنیا میں آپ دے نہیں سکتے کسی چیز سے۔ ایک خُلق ہے جو انسان اپنی کوشش سے بناتا ہے اور ایسا خُلق آپ کو دُنیا کی ہر تہذیب میں دکھائی دے گا۔ وہ بھی ایک فرق ہوتا ہے۔ غیر اخلاقی قوموں کی نسبت۔ اخلاق یافتہ قومیں زیادہ بہتر ہوتی ہیں۔ وہ جو اخلاق باختہ قومیں ہیں اُن میں اور اخلاق یافتہ قوموں میں ایک ایسا فرق ہے جو ہر ایک آدمی کو دکھائی دیتا ہے۔ مگر یہ جو فرق ہے جو مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں یہ خدا رکھتا ہے۔ اُن اخلاق یافتہ قوموں میں یہ لوگ بالکل ممتاز دکھائی دیتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تقویٰ کے نتیجے میں ایک اخلاقی برتری عطا فرماتا ہے۔ وہ اُن کے مقابل پر یوں لگتا ہے جیسے زمین کو آسمان سے کوئی نسبت نہیں ان دُنیا والوں کے اخلاق کو اُن خدا سے اخلاق پانے والوں کو کوئی نسبت نہیں رہتی۔

اور پھر وہ فرق کیا ہے؟ وہ عقل کُل ہے۔ جس کو آپ اخلاق کہیں یا نور کہہ لیں یا تقویٰ کا عملی اظہار کہہ لیں۔ جو نام بھی آپ دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی آیت کی روشنی میں تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائیگا۔ جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلوگے۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا۔"

یہ جو بات ہے "اٹکل کی بات میں بھی ایک نور ہوگا۔ یہ بھی ہر صاحب فہم جانتا ہے کہ یہ بات صاحب تجربہ کے بغیر کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ بسا اوقات آپ صحابہؓ کی روایات میں یہ بات پڑھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بات کہی اور خدا نے اُسی طرح پوری کر دی۔ اور یہ بات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے بعض غلاموں کے متعلق یہ خبر دی تھی۔ کہ اگر وہ خدا پر قسم بھی کھا جائیں گے تو خدا اُن کے پیار کی وجہ سے

اُن کی قسموں کو پورا کر دے گا

حالانکہ خدا کی طرف سے اُن کو خبر نہیں دی گئی ہو گی۔ تو جو وعدہ دیا گیا تھا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کو جس کی بنیاد قرآن کی اس آیت میں ہے یجعل لکم فرقانا..... اور بعد میں فرمایا..... ویجعل لکم نوراً تمشون بہ۔ اور تمہارے لئے ایک نور پیدا کرے گا جس کے ذریعے تم چلو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وہ نور ایسا کامل ہوتا ہے کہ اٹکل سے بھی بات کرے اگر کوئی آدمی تو خدا اُسے سچی کر دکھاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

"تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔"

اب یہ وہ نور ہے جس کا دنیاوی کوشش سے کمائے ہوئے اخلاق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دُنیا جس نور کو سمجھتی ہے اُس کا تو آنکھوں سے تعلق ہے بصیرت سے تعلق ہے۔ لیکن کانوں میں نور کیسے ہو سکتا ہے؟ دُنیا کے تصور میں تو یہ بات آ ہی نہیں سکتی۔ حرکت میں کیسے نور ہو سکتا ہے، سکون میں کیسے نور ہو سکتا ہے؟ اور زبانوں اور بیانوں میں کیسے نور ہو سکتا ہے۔ لیکن صاحب تجربہ جانتا ہے کہ تقویٰ کے نتیجہ میں جو اللہ تعالیٰ نور عطا فرماتا ہے وہ زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہو جاتا ہے۔ اُس میں ایک چمک آتی ہے۔ اور دُنیا بھی اس فرق کو دیکھنے لگتی ہے یہ ایک ایسا فرق نہیں ہے جو انسان کے اندر ہی صرف محسوس ہوتا رہا ہو۔ یہ فرق ہر جگہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں: "جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی" یعنی رستوں پر اپنا نور چھوڑتے چلے جاؤ گے۔ جس طرح ایک کیمیاوی روشنی سے منور ہونے والی چیز بسا اوقات جن جگہوں پر چلتی ہے کیمیاوی مادے کا کچھ نہ کچھ اثر پیچھے چھوڑتی چلی جاتی ہے۔ اور کچھ عرصے تک وہ رستہ چمکتا رہتا ہے۔ یہ مشاہدہ جو جانتے ہیں اس قسم کی کیمیاؤں کو جن کے اندر خدا نے چمکنے کا مادہ رکھا ہوا ہے وہ کرتے بھی ہیں اور تماشے کے طور پر دکھا بھی سکتے ہیں۔ وہ لکیر جہاں جہاں سے وہ گذرے گی چیز وہ پیچھے ایک لکیر چھوڑتی چلی جائے گی جو چمکتی رہتی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "خدا نے جو تقویٰ کے اندر نور رکھا ہے اُس میں بھی یہ کیفیت ہے۔ جن راہوں سے یہ لوگ گذرتے ہیں اُن راہوں کو چمکا دیتے ہیں۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی۔ اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

یعنی لطف کی بات یہ ہے کہ اُن راہوں کی تشریح فرمائی۔ یہ گلیاں ظاہر کی گلیاں مراد نہیں ہیں کیونکہ جس نور کی بات ہو رہی ہے اُس کا ان ظاہری گلیوں سے تعلق نہیں۔ فرمایا: "غرض جتنی راہیں تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں۔ وہ سب نور سے بھر جائیں گی۔

اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

یہ مضمون تو بہت ہی وسیع اور بڑا دلچسپ ہے۔ میں نے نمونے کے طور پر ایک آدھ بات آپ کے سامنے رکھی ہے۔ مگر خلاصہ یہی ہے کہ محبت ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ اور ثابت کرو کہ تمہیں محبت ہے۔ محبت ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اس محبت کو اتنا بڑھا دے گی اور اتنا چمکا دے گی کہ اس پیروی کے نتیجے میں خدا تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اور پھر تمہارا دل یقین سے بھر جائے گا کہ تمہاری محبت سچی ہے اور اس رستے پر سفر کے دوران تمہیں نور نصیب ہوگا تمہیں تقویٰ عطا ہوگا۔ تمہیں عقل کل معلوم ہو گی۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ عقل کل جس کا قصہ سُنا کرتے تھے یہ ہے کیا؟ کس طرح ہر بات انسان کی درست ہو سکتی ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے روشنی حاصل کرے۔

اب چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس کے مضمون کا ایک اور حصہ رہتا تھا جو میں انشاء اللہ آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔ چونکہ جماعت کے سامنے اس مضمون پر غور کرتے ہوئے ایک پروگرام رکھنے کی طرف میرا دل مائل ہوا۔ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصرف ہے۔ اور وہ انشاء اللہ آئندہ خطبے میں جب اس مضمون کو میں کچھ اور آگے بڑھاؤں گا تو آپ کو بتاؤں گا کہ بہت ہی روشن خدا تعالیٰ نے رستہ میرے لئے کھولا۔ اور یہ بھی اس

بات کے ثبوت کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ نور عطا فرماتا ہے اور راہیں روشن کرتا ہے اور وہ انشاء اللہ ایسا رستہ ہے جس کے نتیجے میں آئندہ دُور دُور تک اللہ تعالیٰ آپ کے لئے، آپ کی اولادوں کی راہیں بھی روشن کرتا چلا جائے گا۔ اور اُمید ہے انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں، اس مضمون کو میں کھول کر بیان کروں گا۔

خطبہ ثانیہ:—

آج جمعہ کے بعد کچھ جنازے ہوں گے جن میں سب سے پہلے تو ایک سیرالیون سے بہت افسوسناک خبر آئی ہے کہ ہمارے وہاں کے ایک بہت ہی پرانے اور مخلص احمدی، جماعت کے فدائی تھے، الحاج یحییٰ کمارا (ALHAJJ YAHYA KAMARA) صاحب، وہ وفات پا گئے ہیں۔ اُن کے جنازہ غائب کی درخواست کی گئی ہے۔

دوسرے ہمارے ایک مبلغ ہیں ماریشس کے مکرم رفیق احمد صاحب جاوید اُن کے بھائی کا جنازہ ہم نے پڑھا تھا۔ اچانک حادثے میں فوت ہو گیا تھا امریکہ میں، اُن کے والد صاحب بھی تھوڑے عرصے کے بعد ہی وفات پا گئے۔ یا تو صدمے کا اثر تھا یا ویسے عمر زیادہ ہو گی۔ مگر بہر حال یہ دو صدمے خاندان کو اوپر تلے دیکھنے پڑے۔ محمد رفیق صاحب سندھی، دارالصدر غربی ربوہ میں رہتے تھے۔ ان کی بھی وفات کی اطلاع ملی ہے۔ اسی طرح ہمارے سیکیورٹی کے افسران میں سے مبارک احمد ساہی کے خسر مکرم چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ کی وفات کی اطلاع آئی ہے۔ ان کی بھی نماز جنازہ ہو گی۔ اور سیدہ افضل بی بی صاحبہ جو مکرم سید محمد یحییٰ صاحب اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ سائنس کالج فیصل آباد کی والدہ تھیں، اُن کی بھی نماز جنازہ ہو گی۔ اور اسی طرح آخر پہ مکرم چوہدری فضل صاحب گوندل، خانووال ضلع گجرات کی اطلاع ہے اور اسلم گوندل کی اکٹھے دونوں کی۔ یہ پتہ نہیں غلطی سے کہیں بعض دفعہ ولد لکھا جاتا ہے پتہ نہیں کس طرح لکھا گیا۔ ویسے تعجب ہے دونوں کی اکٹھی کیسے وفات ہوئی۔ بہر حال جو بھی ہے شکل، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے جو بھی وفات شدہ ہے ایک یا دو، ان کی نماز جنازہ غائب ہم پڑھیں گے۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات — بقیہ صفحہ اوّل

بقیہ صفحہ اوّل

"میں اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو بیٹیوں کا خادم سمجھتا ہوں۔ .... جن میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک کو میرے والد اور ایک کو میرے سپرد کیا ہے۔"

(اصحابِ احمدؑ جلد دواز دہم صہ ۶۸)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بفضلہ تعالیٰ بعض اہم اور تاریخی نوعیت کی سعادتوں کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ

٥— لوائے احمدیت کے لئے جن صحابیات کو سُوت کاتنے کا شرف حاصل ہوا اُن میں آپؓ بھی شامل تھیں۔ (بحوالہ تاریخ لجنہ)

٥— سوئٹزرلینڈ میں مسجد زیورک کا سنگِ بنیاد رکھنے کی سعادت پائی۔

٥— ۱۹۲۲ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جب وقفِ جائیداد کی تحریک فرمائی تو حضرت سیدہ ممدوحہ نے ۲۲ گھماؤں زمین وقف کر دی۔ (بحوالہ تاریخ لجنہ)

٥— حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام الٰہی الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی جو یادگار انگوٹھی بنوائی تھی خلافتِ رابعہ کے انتخاب کے بعد اس بابرکت انگوٹھی کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی انگلی میں پہنانے کی سعادت آپؓ ہی کو حاصل ہوئی۔

حضرت سیدہ ممدوحہ کے بفضلہ تعالیٰ تین صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں ہیں۔ اور آگے ان کی چالیس کے قریب اولاد ہے اور پھر ان کی بھی آگے اولاد ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقبول دُعا کہ

با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہو دیں

کا زندہ ثبوت ہے۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تقریباً ۸۳ سال کی عمر پائی ہے۔ اس عرصہ میں آپؓ نے جہاں پانچ سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسمانی و روحانی فیض سے اور پھر آپ کے بعد ایک لمبے عرصے تک حضرت اُم المومنین نور اللہ مرقدہا کی آغوشِ تربیت سے متمتع رہیں وہاں چار خلفائے کرام کے عہد ہائے درخشندہ سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ آپؓ کو جہاں مامورِ زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی دخترِ نیک اختر ہونے کا شرف حاصل تھا وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہٗ کی ہمشیرہ اور بعد میں آنے والے دونوں خلفائے کرام یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی پھوپھی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت بوجہ پیرانہ سالی اور کچھ دیگر عوارض کے سبب کافی عرصہ سے کمزور چلی آ رہی تھی۔ اور اب پچھلے چند ماہ سے زیادہ ضعف محسوس فرما رہی تھیں کہ آج اچانک یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ یہ صابر و شاکر اور عبادت گذار اور جماعت کے لئے بے حد دُعائیں کرنے والے پیارے وجود کا بابرکت سایہ ہمارے سروں سے اُٹھ چکا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی یہ پاک امانت جو اپنوں کے لئے تو باعثِ رحمت و برکت تھی ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ غیروں کے لئے بھی تعویذ کا رنگ رکھتی تھی، واپس لے لی ہے۔ واللہ خیرٌ حافظًا۔

ایسی پہاڑوں جیسی شخصیتیں جو آفاتِ ارضی و سماوی سے امن کی ضمانت اور روحانی مائدہ کا حکم رکھتی ہیں روز روز منصۂ شہود پر نہیں آیا کرتیں۔ یہ ایک ایسا خلا ہے جسے کسی صورت میں پُر نہیں کیا جا سکتا تاہم ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہیں۔ ولا نقول الا بما یرضی بہ ربنا اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

ادارہ بدر حضرت سیدہ ممدوحہ کے اندوہناک سانحۂ ارتحال پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد، حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہٗ اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہٗ کے جملہ افراد خاندان اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دُعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قربِ خاص میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں آپؓ کے درجات کو بلند فرمائے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خصوصاً اور تمام افراد جماعت کو عموماً صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور آپؓ کے نیک نقشِ قدم پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دُعا

٥— مکرم محمد عثمان صاحب عباسی لکھنؤ متفرق مدات میں مبلغ پچاس روپے ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد شاہد عرف شاہو کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انڈین ایئر فورس میں ملازمت مل گئی ہے۔ عزیز بنگلور ایک سال کی ٹریننگ کے لئے گئے ہیں۔ موصوف کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے ٥— مکرم شوکت حیات صاحب پراچا فرینکفورٹ (جرمنی) اعانت بدر میں مبلغ پچاس روپے بھجواتے ہوئے اپنے اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ٥— مکرم عین العارفین صاحب سیکرٹری مال مونگھیر تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ریاض الھدیٰ صاحب مونگھیر کی انتڑی میں زخم ہو جانے کے سبب پٹنہ میں پیٹ کا اپریشن کروایا گیا ہے کمزوری بہت ہے کامل و عاجل شفا پانے کے لئے۔ مختلف مدات میں مبلغ ۲۵/ روپے ادا کئے ہیں۔ ٥— مکرم سید حمید اللہ صاحب سرینگر سے اپنے بڑے لڑکے عزیز سید وسیم احمد کی P.U.C کے امتحان میں کامیابی پر مبلغ ۲۵/ روپے مختلف مدات میں بھجواتے ہوئے عزیز کی صحت و سلامتی روشن مستقبل نیز دیگر بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

جماعتِ احمدیہ کا سو سالہ جشن بقیہ اداریہ صفحہ ۲

اُن کو چاہیئے کہ اپنے مکمل کوائف اس طرح بھیجیں جس طرح نوکریوں کے لئے بھیجا کرتے ہیں اور کمیٹیوں یا امیر کے سپرد کریں کہ یہ یہ ہم کر سکتے ہیں اور اس طرف ہمارا ذہن، طبعی رجحان ہے اور اس قسم کا وقت ہم آسانی سے دے سکیں گے۔"

جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی کیلئے ساری دنیا میں عظیم الشان تحریک چلائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ جنوری ۱۹۸۷ء کے خطبہ جمعہ میں صد سالہ جوبلی فنڈ کے کل وعدوں اور ان کی وصولی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ اب صد سالہ جشن میں صرف دو سال باقی رہ گئے ہیں۔ بلکہ تیاری کے لئے تو گویا صرف ایک ہی سال باقی ہے جسمیں احباب جماعت نے اپنے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی کر کے ایفائے عہد کا ثبوت دینا ہے۔ اور پھر ترقی کرتی ہوئی جماعت اور سینکڑوں کی تعداد میں نئے شاملین جوبلی فنڈ اور دیگر متعلقہ مسائل کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔

"کسی پہلو سے بھی آپ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپکے چندے میں کمی کی کوئی شکل نہیں آنی چاہیئے۔ اس کا کوئی احتمال نہیں نظر آتا۔ لازماً یہ چندہ وعدے کی نسبت بہت بڑھکر وصول ہوگا، اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے۔ اس لئے کمر ہمت باندھیں اور پورے زور سے اس کی طرف، جسطرح وارننگ (warning) دی ہے، پوری جماعتی روح کے ساتھ اس سے دعائیں مانگتے ہوئے اس طرح وعدے پورے کریں کہ خدا کی نصرت کا ہاتھ ان کو دکھائی دے۔ خدا کا پیار وہ اپنے دل میں محسوس کریں۔"

ہر احمدی آئندہ دو سال میں کم از کم دو احمدی بنانے کا عہد کرے

دعوت الی اللہ کے کام کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"آئندہ دو سال کے لئے ہر احمدی کو دوبارہ یہ عہد کرنا چاہیئے کہ سال میں ایک احمدی بنانے کا جو میں عہد کر رہا ہوں یا سنتا رہا ہوں کہ مجھے عہد کرنا چاہیئے، اب آخری دو سال رہ گئے ہیں سو سالہ جشن میں۔ ان دو سالوں میں میں اپنا نام بھی خدا تعالیٰ کی اُس فہرست میں لکھا دوں جس کا ذکر قرآن کریم کی ان آیات میں ملتا ہے کہ میری نظر پڑتی رہے تم پر کہ تم کیسے کام میری خاطر کرتے ہو (یونس: ۱۵) یہ نہ ہو کہ سو سال کا عرصہ گزر جائے اور پہلے سو سال میں میرا شمار ہی نہ ہو کہیں...... اس لئے آئندہ دو سال کے اندر نہ صرف یہ عہد کرے ہر احمدی، بلکہ اس عہد کے پیچھے پڑ جائے دن رات محنت کرے، جان بنائے اور بنیں بنائے جب تک اس کی کوششوں کو پھل لگنے شروع نہ ہو جائیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۷ء)

ہر خاندان ایک اور خاندان کو احمدیت میں داخل کرے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"خاندان کے نقطۂ نگاہ سے دیکھیں تو ایک خاندان ایک اور خاندان بنائے اور جہاں جہاں ابھی تک مقامی طور پر احمدی حاصل نہیں ہوئے یعنی مقامی طور پر پودے جو ہیں کی آب و ہوا کے پودے ہیں وہ حاصل نہیں ہوئے وہاں کوشش کریں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کم سے کم ایک سو خاندان تو پیش کر سکیں ہم کہ ہر سال کا ایک خاندان تیرے حضور پیش کرتے ہیں۔"

"صد سالہ جوبلی کے دوران میرے دل کی تمنا یہ ہے کہ بہت سے ایسے ممالک جہاں مقامی طور پر چند خاندان ابھی تک اسلام میں داخل ہوئے ہیں، وہاں کم سے کم سو خاندان تو ہم اسلام میں داخل کر لیں اور جہاں جماعت نافذ ہو چکی ہے وہاں ہم یہ کہہ سکیں کہ ہر سال کے لئے ہم یہ حقیر اور عاجزانہ تحفہ پیش کرتے ہیں کہ ہم نے مقامی طور پر ایک خاندان کو داخل کر لیا ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۷ء)

آئندہ دو سال میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں وقف کرنے کا عہد کریں

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی جو انشاء اللہ العزیز غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اور جسمیں فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہوں گے، اُن کی تعلیم و تربیت کیلئے لاکھوں واقفین کی ضرورت پیش آئیگی۔ چنانچہ مستقبل قریب کی اس ضرورت کو بااحسن طریق پورا کرنے کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳ اپریل ۸۷ء کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو یہ پُرزور تحریک فرمائی ہے کہ آئندہ دو سال میں پیدا ہونیوالے بچوں کے متعلق خدا تعالیٰ کے حضور یہ عہد کر لیں کہ ہم انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیں گے اور پھر اسی وقف کی روح کے مطابق ان بچوں کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت کی فکر بھی کرتے رہیں۔

سو سالہ جشن سے پہلے پوری جماعت ایک دلہن کی طرح تقویٰ سے مزین ہو جائے

سو سالہ جشن منانے کے لئے سیدنا حضور انور نے جماعت کو خصوصیت کیساتھ تقویٰ کے زیور سے آراستہ ہونیکی طرف توجہ دلائی ہے اور خطبات جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ۔ ۲۷ مارچ اور ۳ اپریل ۱۹۸۷ء میں نہایت تفصیل کے ساتھ تقویٰ کے فلسفہ اور اس کے حصول کے ذرائع پر روشنی ڈالی اور وضاحت فرمائی کہ تقویٰ اور محبتِ الٰہی دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اور تقویٰ یا محبتِ الٰہی پیدا کرنے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی ناگزیر ہے۔ اس کے بغیر تقویٰ حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"تقویٰ سیکھنا ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں اور تقویٰ کی سب سے اعلیٰ اور سب سے زیادہ حسین صورت وہی خوبصورت ہے جو محبت الٰہی سے تعلق رکھتی ہے۔ گویا محبتِ الٰہی اور تقویٰ ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ سو سالہ جشن سے پہلے پہلے جماعت تقویٰ سے اسی قدر ایسی حسین اور مزین ہو چکی ہو کہ سجی ہوئی دلہن کی طرح جو اپنے حسن کے عروج پر ہو اور پھر سجائی گئی ہو، اس طرح اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

نیز فرمایا۔ "اگر جماعت احمدیہ کی ہر ادا پر تقویٰ غالب آجائے تو آسمان اور زمین گواہ ہو جائیں گے اس بات پر کہ آپ لازماً ساری دنیا پر غالب آئیں گے۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کو روک نہیں سکتی اور یہ غلبہ ہے جو حقیقی غلبہ ہے یہ غلبہ ہے جو معنے رکھتا ہے یہ وہ غلبہ ہے جو دنیا کی بھلائی اور اس کی بہبود کے لئے ضروری ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۸۷ء)

جماعت احمدیہ کے جشن صد سالہ کی نیرنگیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات و ارشادات پر پوری اطاعت، جذبہ ایمان اور قوتِ عمل کے ساتھ جماعت لبیک کہے تو اس صورت میں جماعت احمدیہ کے ہر گھر میں اور قریہ قریہ، شہر شہر اور ملک ملک اور پھر بین الاقوامی طور پر جو عظیم الشان جشن منایا جائے گا اُس کا نقشہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہی کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"کتنا عظیم الشان جشن ہوگا اُس جماعت کا جس کے گھر عائلی زندگی میں سنت پر عمل کرنے کے نتیجے میں جنت نشان بن چکے ہوں۔ جن کے لین دین کے معاملات ایک دوسرے کے پیسے غصب کرنے میں نہیں بلکہ ایکدوسرے کیلئے ایثار کی بنیادوں پر قائم ہوئے ہوں اور جن کے گھر دعاؤں اور درود اور سلام کی آوازوں سے اور خدا کی راہ میں گریہ وزاری اور عبادتوں کے نتیجے میں، ایک ایسی موسیقی پیدا کر رہے ہوں کہ جس کی کوئی مثال، دنیا کی کوئی تہذیب بھی پیش نہیں کر سکتی...... وہ موسیقی جو فطرت کے تاروں پر روحانی ارتعاش پیدا کرتی ہے۔ وہ موسیقی جو آپ کو ملاءِ اعلیٰ کے ٹیور کے گانے سکھاتی ہے۔ وہ موسیقی سیکھیں اور اس موسیقی سے اپنے گھروں کے ماحول کو مترنم کر دیں۔ اس طرح یہ نغمے گاتے ہوئے اور یہ ساز بجاتے ہوئے نئی صدی میں داخل ہوں کہ عرش پر بھی آپ کی موسیقی کی صدائیں، ایک خاص دھن کیساتھ سنی جانے لگیں اور ایک خاص پیار اور محبت کیساتھ اُس طرح فرشتے آپ کی اس موسیقی کی نقل اتاریں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے گانے وہ ہیں جن کو آسمان پر فرشتے بھی گاتے ہیں۔ پس آپ فرشتوں کو موسیقی سکھانیوالے موسیقار بن جائیں اور اگلی صدی میں اس طرح داخل ہوں کہ ساری دنیا کو نئے انداز، موسیقی کے سکھانیوالی صرف اور صرف، جماعت احمدیہ ہو اور اول و آخر جماعت احمدیہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ فروری ۸۷ء)

اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اس جشن صد سالہ میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کیساتھ نمایاں کردار ادا کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے آمین ۔ (محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر)

جماعتِ احمدیہ کیرنگ کا ۲۳واں دو روزہ کامیاب جلسہ سالانہ

اڑیسہ کی اٹھارہ (۱۸) جماعتوں کے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی و غیر مسلم معززین کی شمولیت

رپورٹ مرسلہ :- مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ بھدرک

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور اُس کی تائید و نصرت کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کیرنگ کا ۲۳واں دو روزہ جلسہ سالانہ ۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

بفضلہ تعالیٰ عرصہ ۲۳ سال سے کیرنگ میں جماعت کی طرف سے لگاتار دو روزہ جلسہ سالانہ منایا جاتا ہے۔ صوبہ اُڑیسہ کی تمام جماعتوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ نیز غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ اور احباب جماعت کیرنگ اس جلسہ کے تمام اخراجات خود برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔

مرکز سلسلہ سے اجازت ملنے کے بعد اس سال جلسہ سالانہ کو احسن رنگ میں منعقد کرنے کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے اور ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔ جملہ احباب نے جن کے سپرد جو بھی کام کیا گیا خوش اسلوبی سے سر انجام دیا۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ قادیان۔ محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر۔ محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ۔ خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب مبلغ ورنگل اور محترم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی حیدر آباد بحیثیت مقررین مدعو تھے۔

اس جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کوٹ پنیہ۔ نرگاؤں۔ مانیکا گوڑا۔ نیا گڑھ خورد ہا۔ بھوبنیشور۔ پنکال۔ کرنڈاپلی۔ ارکہ بیٹنہ۔ کانجیا پال۔ چودوار۔ کٹک۔ سونگھڑہ۔ کیندرا پاڑہ۔ سورو۔ بھدرک۔ سرلو۔ پینگار سنگھر کے احباب تشریف لائے۔ علاوہ ازیں جماعت کی طرف سے باہر کے ہندو۔ عیسائی سکھ بدرت سنگھ۔ پرجا پتیا پر بیا کماری۔ الیشوریہ سنگھٹن کو دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ ہمارے اس جلسہ میں (۱) محترم رادھا ناتھ رتھ سماج ہمپارک کٹک بھارت کے اور لوک شیوا منڈل کے چیئرمین (۲) پرجا پتیا پر بیا کماری الیشوریہ سنگھٹن کی طرف سے کٹک زونل اور بھوبنیشور برانچ کے لمبدا اور لمبدات (۳) مکرم دانیال چوہدری عیسائی مین چین پٹنہ۔ (۴) مکرم پرسن کمار پاٹ سانی ایم ایل اے خوردہ۔ (۵) مکرم کرشن موہن پٹنائک ضلع پوری کے یو-وا کانگریس کے سبھاپتی۔ (۶) مکرم علی رحمٰن صاحب وجی لانس ڈی ایس پی اور اُن کے ہمراہ ۶ انجینئر نے اس جلسہ میں شمولیت کی۔ نیز دو نئے مقامات سے غیر احمدی بھائی بھی تشریف لائے۔

تشہیر اس جلسہ سالانہ کی تشہیر کے لئے ایک بڑا پوسٹر چھپوایا گیا تھا۔ جو قرب و جوار کے صدر مقامات پر چسپاں کیا گیا۔ نیز ہزاروں کی تعداد میں دعوت نامہ شائع کر کے خدام اور انصار کے ذریعہ آس پاس کے گاؤں میں تقسیم کروایا گیا۔ اس کے علاوہ اخبار اور ریڈیو کے ذریعے بھی جلسہ سالانہ کی تشہیر کی گئی۔ چنانچہ مورخہ ۹/۴/۸۷ کو اخبار سماج میں جلسہ سالانہ کے بارہ میں اعلان شائع ہوا۔ اور ۱۰/۴/۸۷ کی شام آل انڈیا ریڈیو کٹک سے بڑے اچھے رنگ میں جلسہ کے بارہ میں اعلان کیا گیا۔

احباب جماعت کا ذوق و شوق

جلسہ سالانہ کیرنگ کے ایام احباب جماعت کیرنگ کے لئے نہایت خوشی اور شادمانی کے دن ہوتے ہیں چنانچہ خدام، انصار، لجنہ اور اطفال ہر طبقہ نے محلہ جات کی صفائی و آراستگی اور پورے گاؤں میں متعدد استقبالیہ گیٹ تیار کرنے اور مسجد احمدیہ کے عقب میں وسیع و عریض جلسہ گاہ کو خوبصورتی کے ساتھ تیار کرنے میں دن رات محنت کی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

پہلا اجلاس پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۱/۴/۸۷ کو صبح ۹ بجے محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ و نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر جلسہ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ پُر جوش نعرہ ہائے تکبیر و دیگر اسلامی نعروں کے بعد مکرم غضنفر حیات صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد تین بچیوں نے ترانہ سُنایا۔

ازاں بعد محترم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر جماعتِ احمدیہ کیرنگ نے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ قادیان کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ جس میں بانشرح چندہ ادا کرنے۔ داعی الی اللہ کی سکیم کو کامیاب بنانے اور نئی پود کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی تھی۔

اس کے بعد صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر فرمائی اور اجتماعی دُعا کروائی ازاں بعد تقادیر کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر کی۔ آپ نے ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے حضور کی صداقت کے بعض ٹھوس دلائل اچھے رنگ میں بیان کئے۔ بعدہ محترم رادھا ناتھ رتھ سماج سمپادک کی تقریر ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کر کے تفصیل سے آج کل کے حالات بیان کرنے کے بعد کہا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جو جو باتیں بیان کی تھیں وہ آج ایک ایک کر کے پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے میں انہیں اوتار مانتا ہوں۔ اور اُن پر وشواس رکھتا ہوں۔ اس لئے ۱۹۵۸ء سے آج تک ہر جلسہ میں شرکت کرتا ہوں۔

محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے محترم رادھا ناتھ رتھ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُن کے لئے دُعا کی۔ محترم رتھ صاحب کی عمر اس وقت ۹۲ سال ہے۔ موصوف اسی موقعہ پر مسجد احمدیہ اور جلسہ سالانہ کے لئے ایک خطیر رقم عطیہ دی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد محترم صدر جلسہ نے خطاب فرمایا۔ جس میں بہت سی تبلیغی اور تربیتی اُمور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ اس طرح ۱۲½ بجے پہلا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس دوسرا اجلاس اسی روز ۲½ بجے محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید نے کی اور مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب اور شیخ قدوس صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم شراب علی صاحب سابق اشوک مہانتی نے کی جو چند ماہ ہوئے اسلام قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اس کے بعد محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے سیرت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم محمود احمد خان صاحب کی نظم کے بعد خاکسار شیخ عبد الحلیم نے موعود اقوام عالم پر اُڑیہ زبان میں تقریر کی۔ اس اجلاس کی چوتھی تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کی۔ اور بہترین رنگ میں اس مضمون کو پیش کیا۔ آخر میں محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے صدارتی خطاب سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس طرح رات کے ۸½ بجے یہ اجلاس ختم پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس مورخہ ۱۲/۴/۸۷ کو صبح ۸½ بجے محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم خضر حیات صاحب اور عزیزہ امتہ العلیم کی نظموں کے بعد تقادیر کا آغاز ہوا۔ مکرم سید مذکر الدین صاحب نے انگریزی زبان میں "اسلامی تعلیمات" کے عنوان پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی کی "تبلیغ" کے عنوان پر ہوئی۔ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب نے اُڑیہ زبان میں تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم دانیال چودھری صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت اور تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تقریر کی آپ نے کشمیر کی تاریخ اور متعدد حوالہ جات سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(بقیہ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۲ پر)

مشرق اشاعت غلبہ اسلام کا پیغام

بھارت کی کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

علاقہ تامل ناڈو کی تبلیغی سرگرمیاں

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس رقمطراز ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج کل صوبہ تامل ناڈو میں احمدیت کی موافقت اور مخالفت میں خوب ہوائیں چل رہی ہیں اور احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی ایک تڑپ ایک حلقہ میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ تامل رسالہ راہ امن میں ہمارے مخالف رسالے النجات۔ اسمی۔ جماعۃ العلماء وغیرہ میں شائع شدہ زہریلے مضامین کے جوابی مضامین کے نہایت شاندار نتائج پائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار کے نام سینکڑوں خطوط پہنچ رہے ہیں۔ ان سب کا باقاعدہ جواب دیا جا رہا ہے۔ اور لٹریچر بھی بذریعہ ڈاک بھیجا جا رہا ہے۔

مورخہ ۱۰ اپریل بعد جمعہ کے۔ وقت جمعیۃ العلماء تامل ناڈو۔ جماعت اسلامی تامل ناڈو کے عہدیداران اور دیگر معززین پر مشتمل ایک وفد (جن کے ناموں اور عہدوں کی اشاعت قرین مصلحت نہیں ہے) مشن ہاؤز میں آیا۔ خطبہ اور نماز میں شرکت کی۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ تک نہایت پیار و محبت کے ماحول میں بعض اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا۔ ہماری طرف سے پیش کردہ آیات و احادیث نوٹ کرتے رہے۔ اس کے بعد آئندہ بھی آنے اور ہم سے رابطہ رکھنے کا وعدہ کر کے تشریف لے گئے۔ جاتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب اور بعض تامل۔ انگریزی اور اردو لٹریچرز اور کتابیں بھی ساتھ لے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی جس کا تامل میں ترجمہ کرنے کا شرف خاکسار کو حاصل ہوا ہے۔ اس کی بڑی مقبولیت اور تشہیر ہو رہی ہے۔

چنانچہ تامل روزنامہ DINAMANI تامل رسالے KUMUDAM - THAI جن کی لاکھوں کی اشاعت ہے INDIAN EXPRESS ENGLISH DAILY - ملایالم اخبار پریم ودادا نے اس کتاب کے بارے میں اپنے Book column میں ریویو لکھا۔ ایک غیر احمدی محترم صاحب جی (آنحور سلیم) نے اس کتاب کی تائید میں اور اس کے عنوانات درج کر کے ایک اشتہار بھی اپنی طرف سے شائع کیا۔ نیز آل انڈیا ریڈیو کے لوکل نشریات میں مورخہ ۱۱/۴/۸۷ شام کو اور ۱۲/۴/۸۷ کے یوتھ پروگرام میں صبح کو مندرجہ ذیل اعلان نشر کیا۔

"ایک نئی اور بہت مفید اور معلوماتی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی شائع ہوئی ہے۔ اصل کتاب اردو میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی ہے۔ اس کا ترجمہ مولوی محمد عمر H.A. نے کیا ہے۔ یہ کتاب احمدیہ مسلم مشن مدراس ۱۴ میں مل سکتی ہے۔"

اس طرح خدا تعالیٰ نے اس کتاب کی تشہیر نہایت وسعت سے کرنے کا انتظام فرمایا۔

ہ ـــ اس مہینہ کے آل انڈیا ریڈیو کے یوتھ پروگرام میں احمدیہ ریڈیو یوتھ فارم نے حصہ لیا اور ایک Series programs میں اول آیا۔ یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ A.I.R. MADRAS میں احمدیہ ریڈیو یوتھ فارم رجسٹرڈ کیا ہوا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً A.I.R کی دعوت پر یہ یوتھ فارم شرکت کرتا ہے۔

ویڈیو پروگرام

مدراس میں طلباء کی ایک تنظیم S.I.O. (Students of Islamic organization) کی طرف سے اسلام اور عیسائیت کے عنوان پر منعقدہ پروگراموں میں شرکت کے لئے احمدیہ مسلم مشن کو بھی دعوت ملتی ہے اور اس میں شرکت بھی کی جاتی ہے۔ اسی طرح احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے اسی عنوان پر کئے جانے والے پروگرام میں اس تنظیم کو بھی دعوت دی جاتی ہے۔

چنانچہ تین ماہ قبل مشن ہاؤس میں ایک ویڈیو پروگرام کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مشرقی افریقہ میں ایک عیسائی مناظر اور احمدی مبلغ کے مابین جو مناظرہ ہوا تھا وہ دکھایا گیا۔ اس کے بعد مورخہ ۱۲ اپریل بروز اتوار صبح دس بجے تا ایک بجے ایک ویڈیو پروگرام منعقد ہوا۔ اس میں مورخہ ۷/۲/۸۷ کو لندن کے ایک چرچ ہال میں لندن مسجد کے امام محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد اور ایک عیسائی کے مابین اسلام اور عیسائیت کے عنوان پر منعقدہ مناظرہ دکھایا گیا تھا۔ یہ ویڈیو کیسٹ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد پر لندن مشن نے روانہ فرمایا تھا۔ اس پروگرام میں احمدیوں کے علاوہ مذکورہ S.I.O. کے صدر اور جنرل سیکرٹری اور دیگر غیر احمدی و غیر مسلم مدعوین نے بھی شرکت کی۔ واپس جاتے وقت سب کو مختلف زبانوں میں لٹریچرز بھی دیئے گئے۔

سب سے بڑھ کر پچھلے سولہ سال سے رسالہ راہ امن تامل ناڈو کے کونے کونے میں نہایت وسیع پیمانے پر اور مسلسل پیغام حق پہنچانے کا فریضہ ادا کرتا ہے۔ ایک مخصوص علمی طبقہ میں اس رسالہ کی بہت مقبولیت ہے۔ ہر ماہ حضور (انور) ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے علاوہ علمی مضامین اور اعتراضات کے جوابات باقاعدہ شائع ہوتے ہیں۔

سونگڑہ میں ہندوؤں کے میلا میں بک اسٹال

مکرم سید فضل نعیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ رقمطراز ہیں کہ سونگڑہ کے ایک گاؤں سالجنگ میں ہندوؤں کے میلا کے موقعہ پر تبلیغی غرض سے بک اسٹال ۱۲/۴/۸۷ سے ۱۵/۴/۸۷ تک تین روزہ لگایا گیا۔ بذریعہ مائک اردو، انگریزی اور اڑیہ زبان میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ خدا کے فضل سے اردو، اڑیہ، انگریزی اور ہندی فولڈر اور لٹریچر تقریباً ۱۵۰۰ تقسیم کیا گیا۔ اور مختلف تعلیمیافتہ طبقہ سے تبادلہ خیالات بھی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔

جماعت احمدیہ کیرنگ کا کامیاب جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ (۱۱)

صلیبی واقعہ سے بچ کر نکل آئے اور کشمیر میں وارد ہوئے۔ اور وہیں پر فوت ہوئے۔ اور محلہ خانیار میں آپ کا مزار موجود ہے۔ مکرم عبد القیوم خانصاحب کی اڑیہ نظم کے بعد کماری موسیلا نے تقریر کی۔ ازاں بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تقریر کی آپ نے بتایا کہ آج بے شک ہر سماج اور ہر مذہب یہی دعویٰ کرتا ہے کہ ہمارے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہوگا لیکن حقیقی امن کی ضمانت اسلام کی حسین تعلیمات میں مضمر ہے۔ صدر جلسہ کی مختصر تقریر کے بعد تیسرا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ۔

چوتھا اور آخری اجلاس ۱۲/۴/۸۷ کو ٹھیک ۱ بجے

محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی زیر صدارت جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم شیخ منشی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب نے اسلامی تعلیمات پر تقریر کی۔ محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے فریضۂ تبلیغ اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار شیخ عبد الحکیم مبلغ نے احمدیت اور دشمنانِ احمدیت کا انجام کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے داعی الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں پر تقریر کی۔ دوران جلسہ مکرم محمود احمد خان صاحب۔ مکرم عبد القیوم خان صاحب اور عزیزہ صالحہ خاتون نے اردو اور اڑیہ نظمیں سنائیں۔ آخر میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے صدارتی خطاب فرمایا۔ بعدہٗ مکرم انیس الرحمٰن خانصاحب صدر جماعت کیرنگ نے دعاؤں کے اعلانات کئے اور مبلغین کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کا پروگرام نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس اجلاس میں حاضری اس قدر زیادہ تھی کہ جلسہ گاہ باوجود اپنی وسعت کے تنگ محسوس ہو رہا تھا۔

مورخہ ۱۲/۴/۸۷ کے اخبار سماج میں جلسہ سالانہ کی رپورٹ پوری تفصیل کے ساتھ شائع ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے اس سالانہ جلسہ کے بہترین نتائج اپنے فضل سے ظاہر فرمائے۔ آمین۔

فطرانہ اور عید فنڈ

فطرانہ یہ وہ صدقہ ہے جو نماز عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ ابتداء رمضان المبارک میں ہی صدقۃ الفطر کی ادائیگی کر دی جائے۔ تاکہ غرباء و مساکین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔ اسلامی احکامات کے مطابق ہر مسلمان مرد۔ عورت اور بچے پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں صدقۃ الفطر ادا کرنا فرض ہے۔ جو شخص خود اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا ولی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچے کا صدقۃ الفطر ادا کرنا بھی فرض ہے۔

صدقۃ الفطر کی شرح ہر شخص کے لئے ایک صاع (عربی پیمانہ) مقرر ہے۔ جو کم و بیش پونے تین سیر گندم کے برابر بنتا ہے۔ پنجاب میں موجودہ ریٹ کے مطابق پونے تین سیر گندم کی قیمت مبلغ چھ روپے (۶/- روپے) بنتی ہے۔ سالم صاع کے مطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی افضل ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع کے مطابق ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت غلہ کی مقامی قیمت کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتے ہیں۔

صدقۃ الفطر کی رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کیا جا سکتی ہے لیکن جن جماعتوں میں اس صدقہ کے مستحق افراد نہ ہوں تو ایسی رقوم مرکز میں بھجوائی جائیں۔ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرنے کی صورت میں جمع شدہ رقوم کا ½ حصہ بہر حال مرکز میں بھجوایا جائے۔ اور ½ حصہ مقامی غرباء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

عید فنڈ یہ فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے اگرچہ ابتداء میں اس کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی گئی تھی۔ لیکن اب جب کہ احباب جماعت کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہے بلکہ ہر فرد جماعت کو حسب توفیق عید فنڈ زیادہ سے زیادہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس فنڈ میں جمع شدہ پوری رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔ اس رقم میں سے بھی مقامی ضروریات کے لئے خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آن حافظ و ناصر رہے آمین۔

نوٹ:۔ اخبار بدر مجریہ ۳۰ر اپریل ۸۷ء میں صدقۃ الفطر کی شرح ڈیڑھ روپیہ لکھی گئی ہے جو درست نہیں ہے۔ اصل شرح ۶/- روپے ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلان برائے کتاب "دو بھائی"

کتاب "دو بھائی" مکرم غلام باری سیف صاحب کی تصنیف ہے۔ جس میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے دلچسپ واقعات بتائے گئے ہیں۔ قیمت فی کتاب مبلغ آٹھ روپے ہے۔ دفتر لجنہ مرکزیہ قادیان نے یہ کتب مہیا کر لی ہیں۔ تمام لجنات یہ کتب زیادہ سے زیادہ خرید کر استفادہ کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

اسلام میں روحانیت کے لحاظ سے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ موسم بہار کی کیفیت رکھتا ہے۔ عباد الرحمٰن روحانی میدان میں تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے روحانی منازل طے کرتے ہیں۔ ان بابرکت ایام میں عام فرض عبادتوں کے علاوہ بکثرت نوافل، نماز تہجد، تراویح اور تلاوت کلام مجید کے دَور کی توفیق ملتی ہے اور روزوں کی قبولیت کے لئے صدقہ وخیرات کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ایسے افراد جو رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق بوجہ مجبوری نہ پاتے ہوں وہ حسب توفیق اس غرض کے لئے فدیۃ الصیام ادا کرتے ہیں تاکہ ان کے محتاج بھائیوں کے لئے ان ایام میں کھانے کا انتظام ہو سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق ایسے افراد جو روزہ رکھنے کی توفیق پاتے ہیں وہ روزوں کے مقبول ہونے کے لئے فدیۃ الصیام ادا کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکیں۔

ایسے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان جو چاہتے ہیں کہ ان کی طرف سے قادیان میں مقیم مستحق افراد میں ان کے فدیہ صیام کی رقم جماعتی انتظام کے تحت تقسیم ہو ان سے گذارش ہے کہ وہ اپنے فدیہ صیام کی رقوم بنام

امیر جماعت احمدیہ قادیان

بذریعہ منی آرڈر، ٹی۔ ایم۔ او یا ڈرافٹ وغیرہ ارسال فرما سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو رمضان المبارک کے بابرکت ایام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

احباب ان ایام میں خاص طور سے غلبۂ اسلام، اپنے پیارے امام کی صحت وسلامتی اور فائز المرامی اور اپنے مظلوم احمدی بھائیوں کے لئے دعائیں کریں۔

تمام اراکین جماعت کی خدمت میں پُرخلوص السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو نیز دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

اعلان نکاح

مورخہ ۳/۴/۸۷ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد بھدرواہ میں محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ بھدرواہ نے میرے بیٹے عزیز محمد اسلم خان کا نکاح عزیزہ بشریٰ بانو صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الغفار صاحب کے ہمراہ مبلغ بتیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیز موصوف نے اس خوشی میں ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ حیدر خان آف بھدرواہ

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ کو مورخہ ۲۸/۳/۸۷ کو چار لڑکوں کے بعد پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "بشریٰ نصرت" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین سے بچی کے نیک صالح و خادمہ دین بننے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سیدہ امۃ الشکور بنت مولوی فتوح صاحب ہزگھرہ۔

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کے دفتر میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۰۶ ـــ میں صفاۃ بی بی بیوہ مکرم منشی خانصاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ اور غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زمین سکنی ۲ گونٹھ قیمت	۳۰۰۰/—
مہر	۱۵۰۰/—
کل میزان	۴۵۰۰/—

اس کے علاوہ مجھے اپنے بیٹے کی طرف سے ہر ماہ بطور جیب خرچ ۲۰/ روپیہ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ اور میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
احمد نور خان سیکرٹری تحریک جدید۔	صفاۃ بی بی۔	امیر الدین خان فرزند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۸۰۷ ـــ میں ایس محمد سلیم ولد مکرم این اے شاہ الحمید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل اس طرح ہے۔ غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد (تجارت) میں مبلغ ۲۵۰۰۰/ روپے لگائے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ خاکسار نے ایک ایجنسی (ربنیان) بھی لی ہوئی ہے۔ ان ہر دو سے مجھے تقریباً ماہوار مبلغ ۵۰۰/ روپے آمد ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ٹی ایم محمد	ایس محمد سلیم	شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۸۰۸ ـــ میں سی ایچ عبد الناصر ولد مکرم ماین کٹی سی ایچ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۸۵ء ساکن ناداپورم ڈاکخانہ پیرو ڑ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ اس وقت خاکسار میڈیکل کا طالب علم ہے اور مجھے ماہوار ۱۰۰/ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ٹی ایم محمد	سی ایچ عبد الناصر	شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۸۱۲ ـــ میں ماجدہ بی بی زوجہ مکرم حنیف خان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

کان کا بنڈی یا پھول سونا کا ۷ گرام قیمت	۱۴۰۰/— روپے
گھریلو سامان قیمت اندازاً	۵۰۰/— "
حق مہر میرے اپنے ذمہ	۵۰۰/— "
چاندی زیور ۱۰ تولہ قیمت	۳۰۰/— "
کل میزان	۲۷۰۰/— "

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت وصیت کرتی ہوں۔ اگر آئندہ میں کوئی آمد یا جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
فضل عمر محمود متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔	ماجدہ بی بی	حنیف خان خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۸۱۳ ـــ میں رابعہ بیگم بیوہ مکرم عبد القادر صاحب اعوان درویش مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ جس کی تفصیل درج ہے۔

۱- حق مہر وصول شد	۱۰۰۰/— روپے
۲- پازیب چاندی سات تولہ قیمت	۳۵۰/— "

اس کے علاوہ خاکسار کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مبلغ ۲۷۰/ روپے درویشی وظیفہ ملتا ہے۔ نیز دوکان (جسکا ابھی فیصلہ نہیں ہوا) سے مبلغ ۱۲/ روپے ماہوار کرایہ ملتا ہے۔ میں مندرجہ بالا ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میری آمد یا جائیداد میں اضافہ ہوا تو میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
منظور احمد گجراتی	رابعہ بیگم	محمد اکبر

اعلاناتِ نکاح

(۱) — محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۳/۳/۸۷ کو بعد نماز مسجد مبارک میں مکرم چوہدری محمد عارف صاحب ایم۔ اے نائب انچارج وقفِ جدید قادیان پسر محترم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش کے نکاح کا اعلان مسماۃ عاصمہ خالد صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر محمد امین خالد صاحب ککڑیانوالہ فیصل آباد پاکستان کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

(۲) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۲/۴/۸۷ کو مسجد مبارک میں بعد نمازِ مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان پسر محترم قریشی محمد شفیع صاحب عابد درویش نائب ناظر اعلیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ بنت محترم حافظ عبد العزیز صاحب درویش مرحوم خادم مسجد اقصیٰ قادیان بعوض مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو رشتوں کے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اِدارہ)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۸۷ء کو ربوہ میں خاکسار کی نسبتی بہن مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ سلمہا بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویشِ قادیان کی تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ چنانچہ اسی روز بعد نمازِ ظہر مسجد مبارک ربوہ میں محترم چوہدری سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم کراچی متوطن گھٹیالیاں کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر موصوفہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ بعدہٗ بارات دارالضیافت پہنچی جہاں دُولہا کی گلپوشی کے بعد تقریبِ رخصتانہ میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ نکاح و رخصتی کی تقاریب میں ازراہِ شفقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان ربوہ نے شرکت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت کرے۔ آمین۔

خاکسار: سجاوید اقبال اختر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بقیہ اخبارِ احمدیہ

یکم تا ۳ رمضان المبارک مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے درسِ قرآنِ مجید دیا۔ اور ۴ تا ۶ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم اور ۷ تا ۹ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔ ۱۰ تا ۱۱ مکرم مولوی فضل اللہ قریشی صاحب نے قرآنِ مجید کا درس دیا جبکہ ۱۲ سے مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر درس دے رہے ہیں۔ اِسی طرح بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے یکم تا ۱۰ رمضان المبارک حدیث شریف کا درس دیا۔ اور ۱۱ رمضان المبارک سے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی درس دے رہے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ میں بعد نمازِ فجر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے یکم تا ۷ رمضان المبارک حدیث شریف کا درس دیا۔ اور ۸ سے مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم درسِ حدیث دے رہے ہیں۔

— مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام و احبابِ جماعت احمدیہ قادیان خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

ارشادِ باری تعالیٰ:-

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

اور جو لوگ ہمارے بارے میں جدّ و جہد کرتے ہیں ہم انہیں ضرور اپنی راہوں کی رہنمائی کرتے ہیں!

(طالبِ دُعا)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
13-SANTHOME HIGH ROAD,
MADRAS - 600004.
PHONES {76360, 74350}

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیثِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PHONE:- 275475
RESI:- 273993
CALCUTTA - 700073.

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا ؛ ارے اِک اَور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے

رائچوری الیکٹریکلس الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6 GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,
OPP. CIGARETTE FACTORY, ANDHERI (EAST)
BOMBAY-400099.
PHONES { OFFICE:- 6348179, RESI:- 629389 }

ھُوَالنَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر ۶۱۲۰۹۶)

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکرده: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس بسٹاکسٹ جیون ڈرلیبز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READY MADE GARMENTS

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt- BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھے اور سلائی مشینیں کے ڈیلر اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE - 670001, PHONE NO. 4478.

HEAD OFFICE :- P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA) PHONE NO. 12

"پندرھویں صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے!"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.

PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے۔

(پتہ)

نمبر ۲/۱/۲۲۰/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۲)

"زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔"

(کشتی نوح)

NIR ®

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!